

ABC.Reg.No.3378,File No.12/12(4/06PR)

البرہان انٹرنیشنل کے زیر اہتمام خواتین کے لئے اپنی طرز کا واحد جریدہ

Reg.No.20333-36 • CPL No.FD-107

ماہنامہ

راہنمائے خواتین

فیصل آباد

جلد نمبر 12 نومبر 2017ء شمارہ نمبر 11

صفر المظفر۔ربیع الاوّل 1439ھ



اسماء الحسنیٰ کے معانی و برکات

جشنِ میلادُ النبی ﷺ مناؤ

درودِ پاک کی برکات

امّ المومنین

حضرت سیدہ سودہ سلام اللہ علیہا

تذکرہ صالحین و صالحات

بچوں کی تعلیم و تربیت



- من بھاتا کھانا
- سبز مرچ
- بیوٹی ٹپس
- گھریلو ٹوٹکے
- ڈونٹ کیسے بنائیں

ماں کی عظمت

جسمانی اور روحانی علاج

خوشی کے موقع پر جائز امور (کام)

انوکھا پھل

محمد افضل سعید کی ڈائری سے ایک ورق

شیطان سے بچنے کا ہتھیار

خبردار خبردار خبردار ہوشیار

زیر سرپرستی

فقیہ العصر، بقیۃ السلف، امین الملت حضرت قبلہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

زیر قیادت

صاحبزادہ الحافظ محمد زاہد سلطانی الصدیقی البکری

خانقاہِ فتحیہ کوٹلی آزاد کشمیر

ABC.Reg.No.3378,File No.12/12(4/06PR)

البرھان انٹرنیشنل کے زیر اہتمام خواتین کے لئے اپنی طرز کا واحد جریدہ

Reg.No.20333-36 ● CPL No.FD-107

ماہنامہ راہنمائے خواتین فیصل آباد

جلد نمبر 12 — نومبر 2017ء — شمارہ نمبر 11

صفر المظفر، ربیع الاوّل 1439ھ

مدیر اعلیٰ: محمد افضل سعید

مدیرہ: عائشہ صدیقہ

آئینہ ترتیب



قیمت فی شمارہ 50 روپے

زرِ تعاون: سالانہ 600 روپے علاوہ ڈاک خرچ

خط و کتابت کا پتہ: آفس ماہنامہ راہنمائے خواتین 57-C ماڈل ٹاؤن فیصل آباد

041-2639940

حبیب بنک جناح کالونی برانچ اکاؤنٹ نمبر A/C 09037900113203

پبلشر محمد افضل سعید نے صبح نور پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر 57-C ماڈل ٹاؤن فیصل آباد سے شائع کیا

اسماء الحسنیٰ کے معانی اور برکات

ازالبرہان فہم دین کورس

اللہ جل جلالہ

یہ ذاتی نام ہے، معبود برحق، اللہ تعالیٰ، معبود حقیقی

یہ نام قرآن مجید میں ۲۶۹۷ مرتبہ آیا ہے۔ اس کے خواص درج ذیل ہیں۔

جس مریض کے علاج سے اطباء عاجز آگئے ہوں اس پر پڑھا جائے تو اچھا ہو جاتا ہے بشرطیکہ موت کا وقت نہ آگیا ہو۔

جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے پاک وصاف ہو کر خلوت میں پڑھنے سے مقصود آسان ہو جاتا ہے۔ خواہ کیسا ہی مشکل ہو۔

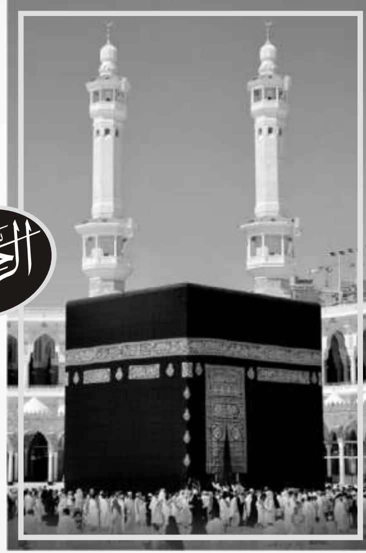
الرحمٰن جل جلالہ

بڑا مہربان، زبردست رحمت والا

یہ نام قرآن مجید میں ۵۶ مرتبہ آیا ہے۔ اس کے خواص درج ذیل ہیں:

اس اسم کو کثرت سے پڑھنے والا ہر امر مکروہ سے محفوظ رہتا ہے۔

اسے دھو کر پلانے سے گرم بخار سے شفاء نصیب ہوتی ہے۔



جو کوئی جابر حاکم کے پاس جاتے وقت (یا رحمٰن یا رحیم) پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ظالم کے شر سے بچا لیتے ہیں۔

الرحیم جل جلالہ

یہ نام قرآن مجید میں ۱۱۴ مرتبہ آیا ہے۔ اس کے خواص درج ذیل ہیں:

جو اس اسم کا کثرت سے ورد کرتا ہے وہ مستجاب الدعوات بن جاتا ہے اور زمانے کے مصائب سے محفوظ رہتا ہے۔

اگر اسے لکھ کر پانی سے دھو کر پانی کسی درخت کی جڑ میں ڈالا جائے تو پھل میں برکت ہوتی ہے۔

جو شخص اس اسم کو صبح کو نماز کے بعد ۱۰۰ بار پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کی مہربانی اور شفقت ہوگی۔



قرآنی سورتوں کا مختصر تعارف

تحریر: عائشہ صدیقہ پرنسپل البرہان ایجوکیشنل سسٹم

تعارف سورۃ ق

تین رکوع ۴۳ آیات ہیں مکی ہے اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قاف قسم ہے، قرآن مجید کی میرا رسول سچا ہے یہ کافر حیران ہیں کہ ان کے پاس ایسا رسول آیا، جوانہیں میں سے ہے کوئی فرشتہ یا جن رسول کیوں نہیں بنا تو بتایا گیا کہ فرشتہ و جن کو دیکھنے کی تاب تمہارے اندر نہ تھی اسی لیے اللہ نے ایک انسان کو اپنا رسول بنایا۔

تعارف سورۃ الذاریات

تین رکوع ۶۰ آیات ہیں مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی الذریات کا مطلب ہے ان ہواؤں کی قسم جو اکھیڑنے والی ہیں۔ ایک دن قیامت ضرور آکر رہے گی تم جتنا مرضی انکار کرلو اور جتنے چاہو مضبوط قلعوں میں چھپ جاؤ لیکن موت تمہیں وہاں سے بھی نکال لائے گی اور قیامت کے دن تمہارا حساب کتاب بھی ہوگا۔

تعارف سورۃ طور

مکی ہے دو رکوع اور ۴۹ آیات ہیں طور وہ پہاڑ ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السّلام سے کلام کیا تھا اس پہاڑ کی قسم کھا کر اللہ فرمارہا ہے کہ عذاب واقع ہو کر رہے گا ان کافروں منافقوں پر اور اس کو کوئی ٹالنے والا نہیں وہ دن ایسا ہوگا جب آسمان تھر تھرا رہا ہوگا زمین کوئلے کی طرح دہک رہی ہوگی پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیں گے اور جو محض فضول باتوں میں لگے رہے دنیا میں کوئی عبادت و ریاضت نہ کی قیامت کے دن انہیں دھکے دے کر جہنّم میں پھینک دیا جائے گا اور کہا جائے گا جو آگ تم جھٹلاتے تھے یہ وہی آگ ہے اسے خوب تاپو۔

تعارف سورۃ النجم

مکی ہے تین رکوع ۶۲ آیات ہیں النجم سے مراد حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ کا قول ہے نبی کریم ﷺ کی ذات ہے اللہ فرماتا ہے مجھے اس چمکتے دمکتے ستارے کی قسم جو معراج سے واپس زمین پر آیا میرا نبی بہکا ہوا نہیں ہے وہ تو بھٹکوں کو سیدھی راہ پر چلانے کے لیے آیا ہے میرا نبی توحید کی دعوت دیتا ہے تو تم کہتے ہو بہک گیا اس کا عقیدہ خراب ہوگیا ہے۔ خبردار! ایسی بات بھی زبان پر مت لانا ان کی ہدایت میں ذرہ برابر شک نہیں۔

تعارف سورۃ القمر

یہ مکی ہے تین رکوع اور ۵۵ آیات ہیں ۔ قیامت قریب آگئی ہے اور چاند شق ہوگیا یا تو اس کا یہ مطلب مفسّرین نے بیان کیا ہے کہ اب بالکل قیامت قریب ہے جیسے سورج

بقیہ صفحہ 16 پر



درودِ پاک کی برکات

اقتباس ''آب کوثر'' از فقیہہ عصر مفتی محمد امین ﷾ دامت برکاتہم العالیہ

ایک شخص کے ذمہ پانچ صد درہم قرضہ تھا، مگر حالت ایسی تھی کہ وہ قرضہ ادا نہیں کرسکتا تھا۔ اس کو نبی کریم ﷺ کا عالم رویا میں دیدار نصیب ہوا، اس نے اپنی پریشانی کی شکایت کی۔ حضور ﷺ نے اپنے امتی کی پریشانی کی کہانی سن کر فرمایا! تم ابو الحسن کیسائی کے پاس جاؤ اور میری طرف سے اسے کہو کہ وہ تمہیں پانچ سو درہم دے وہ نیشا پور میں ایک سخی مرد ہے۔ ہر سال دس ہزار غریبوں کو کپڑے دیتا ہے اور اگر وہ کوئی نشانی طلب کرے تو کہہ دینا کہ تم ہر روز دربارِ رسالت میں سو (۱۰۰) بار درود پاک کا تحفہ حاضر کرتے ہو، مگر کل تم نے درود پاک نہیں پڑھا۔

وہ شخص بیدار ہوا اور ابو الحسن کیسائی کے پاس پہنچ گیا اور اپنا حال زار بیان کیا مگر اس نے کچھ توجہ نہ دی پھر حضور ﷺ کا پیغام دیا تو اس نے نشانی طلب کی اور جب نشانی بیان کی تو ابو الحسن سنتے ہی تخت سے زمین پر کود پڑا اور دربار الٰہی میں سجدہ شکر ادا کیا اور پھر کہا اے بھائی یہ میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک راز تھا۔ کوئی دوسرا اس راز سے واقف نہ تھا۔ واقعی کل میں درود پاک پڑھنے سے محروم رہا تھا۔

پھر ابو الحسن کیسائی نے اپنے کارندوں کو حکم دیا کہ اسے پانچ سو کے بجائے دو ہزار پانچ سو درہم دے دو۔ ابو الحسن کیسائی نے عرض کیا اے بھائی یہ ہزار درہم آقائے دو جہاں کی طرف سے پیغام اور بشارت لانے کا شکرانہ ہے اور یہ ہزار درہم آپ کی یہاں قدم رنجہ فرمانے کا شکرانہ ہے اور پانچ سو درہم سرکار کے حکم کی تعمیل ہے۔ اور مزید کہا کہ آپ کو آئندہ کوئی ضرورت درپیش ہو تو میرے پاس تشریف لایا کریں۔(۱)

ایک مولوی صاحب نے ایک شخص کو بطور وظیفہ روزانہ پڑھنے کیلئے درود پاک بتایا اور ساتھ ہی کچھ فوائد درود پاک کے سنا دیے۔

وہ شخص بڑے شوق و ذوق سے دن رات درود پاک پڑھتا رہا، اور ایسا اس میں محو ہوا کہ دنیا کے کام چھوٹ گئے اس کی بیوی فاجرہ تھی جب کبھی خاوند کو دیکھتی تو اس کے منہ سے درود پاک کا ورد جاری رہتا اسے بے حد ناگوار معلوم ہوتا۔ ایک دن وہ عورت بولی ارے بدبخت! کیا تم ہر وقت صل علی محمد کہتے رہتے ہو اس کو چھوڑ دو اور مرد بنو! کچھ کما کر لاؤ، مگر اس کا خاوند باجود ایسی طعن و تشنیع کے درود پاک کا ورد نہ چھوڑتا تھا۔ اتفاق سے وہ شخص کسی مہاجن کا مقروض تھا۔ اس نے مطالبہ کیا، یہ نہ دے سکا۔ مہاجن نے عدالت میں دعویٰ دائر کردیا۔

اب اس کی عورت کو اور بھی موقع مل گیا، خوب زبان درازی کی اور خاوند کو برا بھلا کہا، وہ مرد صالح تنگ آکر آدھی

بقیہ صفحہ 12 پر

اُمُّ المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

زاہدہ پروین البرہان انٹرنیشنل ایجوکیشنل سسٹم

نام ونسب

آپکا نام سودہ تھا۔قبیلہ عامر بن لوی سے تھیں۔جو قریش کا ایک نامور قبیلہ تھا،سلسلہ نسب یہ تھا،سودہ رضی اللہ عنہا بنت رفعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی اور ماں کا نام شموس تھا یہ مدینہ کے خاندان بنونجار سے تھیں۔

نکاح

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ کے والد کے چچا کے بیٹے سکران بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہوا۔اور ان سے ایک لڑکا عبد الرحمٰن ہوا ۔ انہوں نے جنگ جلولاء (فارس) میں شہادت حاصل کی۔

قبول اسلام

ابتداء اسلام میں مشرف باسلام ہوئیں ۔انکے ساتھ ان کے شوہر بھی اسلام لائے ۔اس بناء پر ان کو قدیم الاسلام ہو نے کا شرف حاصل ہے ۔حبشہ کی پہلی ہجرت کے وقت تک آپ اور آپ کے شوہر مکہ میں مقیم رہے۔لیکن جب مشرکین کے ظلم کی انتہا نہ رہی اور مہاجرین کی ایک بڑی جماعت ہجرت کیلئے آمادہ ہوئی۔تو اس میں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر بھی شامل ہو گئے اور پھر کئی برس بعد مکہ واپس آئیں اور سکران رضی اللہ عنہ نے کچھ دن بعد وفات پائی۔

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا حرم نبوت بنتی ہیں ۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد آپ سب سے پہلے آپ ﷺ کے نکاح میں آئیں ۔حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد آپ ﷺ انتہائی پریشان رہا کرتے تھے۔تو حضرت خولہ بنت حکم رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ آپ کو ایک مونس ورفیق کی ضرورت ہے ۔ آپ نے فرمایا ہاں ،گھر بار بال بچوں کا انتظام خدیجہ کے متعلّق تھا ۔ پھر حضرت خولہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے والد کے پاس گئیں اور نکاح کا پیغام دیا۔انہوں نے کہا ہاں محمد ﷺ شریف کفو ہیں ۔لیکن سودہ سے بھی دریافت کرو۔غرض سب مراتب طے ہو گئے تو آنحضرت خود تشریف لے گئے اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے والد نے نکاح پڑھایا۔چار سو درہم حق مہر قرار پایا ۔نکاح کے بعد حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبد اللہ آئے جو ابھی تک کافر تھے۔ان کو یہ حال معلوم ہوا تو سر پر خاک ڈال لی اور کہا کہ غضب ہو گیا چنانچہ اسلام لانے کے بعد اپنی اس حماقت و نادانی پر ہمیشہ ان کو افسوس رہتا تھا۔(۱)

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا نکاح رمضان 10 نبوی میں ہوا ۔ چونکہ ان کا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا زمانہ قریب ہے۔اس لیے مورخین کا اختلاف ہے کہ کس کو

تقدم حاصل ہے۔(۲)حضورﷺ سے ان کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔

عام حالات

نبوت کے تیرہویں سال جب آپ نے مدینہ ہجرت کی تو حضرت زید بن حارث کو مکہ بھیجا کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا وغیرہ کو لے کر آئیں وہ اور حضرت فاطمہ زہرا حضرت زید کے ہمراہ مدینہ آئیں۔10 ہجری میں جب حضور نے حج کیا تو آپ بھی ساتھ تھیں چونکہ آپ بلند و بالا فربہ اندام تھیں۔اور تیزی سے چل پھر نہیں سکتی تھیں۔اس لیے حضورﷺ نے اجازت دی کہ لوگوں کے مزدلفہ روانہ ہونے سے قبل ان کو چلے جانا چاہیے کہ ان کو بھیڑ بھاڑ میں تکلیف ہوگی۔(۳)

فضل وکمال

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے صرف پانچ احادیث مروی تھیں۔جن میں سے بخاری میں صرف ایک حدیث ہے جسے حضرت ابن عباس، حضرت ابن زبیر اور یحیٰ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہم نے روایت کی ہے۔

اخلاق

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔سودہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی عورت کو دیکھ کر مجھے یہ خیال نہیں ہوا کہ اس قالب میں میری روح ہوتی۔(۴)اطاعت و فرمانبرادری میں وہ تمام ازواج سے ممتاز تھیں۔آپﷺ نے حجتہ الوداع کے موقعہ پر ازواج کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔کہ میرے بعد گھر میں بیٹھنا چنانچہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اس حکم پر اس شدت سے عمل کیا کہ پھر کبھی حج کیلئے نہ نکلیں، فرماتی تھیں کہ میں حج و عمرہ دونوں کر چکی ہوں اور اب اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق گھر میں بیٹھوں گی۔

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ قضائے حاجت کو جا رہی تھیں۔آپ کا قد نمایاں تھا جس کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو پہچان لیا۔انہیں ازواج مطہّرات کا باہر گھر سے نکلنا ناگوار تھا اور حضورﷺ سے پردہ کی تحریک کر چکے تھے۔اس لیے بولے سودہ رضی اللہ عنہا ہم نے تم کو پہچان لیا۔حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو سخت ناگوار ہوا۔آپ حضورﷺ کے پاس گئیں اور حضرت عمر کی شکایت کی تو اسی واقعہ پر آیت حجاب نازل ہوئی۔(۵)

وفات

ایک دفعہ ازواج مطہّرات نے حضورﷺ سے پوچھا کہ ہم میں سے سب سے پہلے کون مرے گا۔فرمایا! جس کا ہاتھ سب سے بڑا ہے۔تو سب سے بڑا ہاتھ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا تھا۔لیکن بڑے ہاتھ سے مراد ہاتھ کی فیاضی تھی۔بہر حال واقدی نے حضرت سودہ کا سال وفات ۵۴ ہجری بتایا ہے۔لیکن ثقافت کی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کے اخیر میں وفات پائی۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ۲۳ ہجری میں وفات پائی اس لیے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا وفات سال ۲۳ ہجری ہوگا اور یہی سب سے زیادہ صحیح ہے(۶)

حوالہ جات

(۱) زرقانی:۳:۲۶۱ (۲) اسد الغابہ:۴:۳۳ (۳) بخاری: کتاب الحج: رقم:۱۶۸ (۴) الاصابہ:۴:۳۳۸ (۵) بخاری کتاب الوضو: رقم ۱۴۵ (۶) بخاری: کتاب التفسیر باب قول اللہ لا بدخلوا بیوت النبی رقم:۴۷۹۵

جمعۃ المبارک و آداب جمعۃ المبارک

محمد افضل سعید کی ڈائری سے ایک ورق

جمعۃ المبارک اور نمازِ جمعہ کے آداب

جمعۃ المبارک کے متعلّق ارشاد الٰہی

''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کے لیے اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لیے بہت رہے اگر تم جانتے ہو۔ پھر جب نماز پڑھ لی جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرو، تاکہ تم کامیابی حاصل کرو''۔(۱)

جمعۃ المبارک کی وجہ تسمیہ

امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ جمعہ کا دن کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، پھر دوسری بار آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ جمعہ کا دن کیا ہے؟ پھر تیسری بار یا چوتھی بار میں فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں تمہارے باپ آدم (کی تخلیق) کو جمع کیا گیا، اس دن جو مسلمان بھی وضو کر کے مسجد میں جائے پھر اس وقت تک خاموش بیٹھا رہے حتیٰ کہ امام اپنی نماز پڑھ لے تو یہ عمل اس جمعہ اور اس کے بعد کے جمعہ کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا بشرطیکہ اس نے خون ریزی سے اجتناب کیا ہو۔(۲)

نمازِ جمعہ و آداب جمعہ کے متعلّق احادیث

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بالغ پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے (یعنی ثابت ہے) اور یہ کہ مسواک کرے اور میسر نہ ہو تو خوشبو لگائے۔(۳)

حضرت زاہر یہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، ایک شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا درانحالیکہ نبی اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ ﷺ نے اس پر فرمایا بیٹھ جاؤ تو نے لوگوں کو اذیت دی ہے۔(۴)

یعنی جہاں جگہ ملے بیٹھ جانا چاہیے آگے جانے کے لیے تگ و دو نہیں کرنی چاہیے۔ جمعہ کے دن درود پاک پڑھنے کی بہت فضیلت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو آدمی جمعہ کے دن مجھ پر اسی (۸۰) بار درود پاک پڑھے اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ''ہر بالغ پر نماز جمعہ کے لیے جانا واجب ہے''۔(۵)

حضرت ابو الجعد الضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے سستی کی وجہ سے تین

بار جمعہ کو ترک کر دیا اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا''۔(۶)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھنا واجب ہے ماسوا چار کے، غلام، عورت، بچہ یا بیمار۔ ہدایہ میں ہے کہ مسافر اور نابینا پر بھی جمعہ کی نماز فرض نہیں ہے۔(۷)

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے ایام میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السّلام پیدا ہوئے، اسی دن ان کی روح قبض کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا، اسی دن سب بے ہوش ہونگے، سوتم اس دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود وسلام مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا، یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ ﷺ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کے کھانے کو حرام کر دیا ہے۔(۸)

نمازِ جمعہ کے ضروری مسائل:

نماز جمعہ فرض عین ہے اور اس کا انکار کفر ہے کیونکہ اس کا ثبوت بھی قطعی ہے اور اس کا لازم ہونا بھی ثابت ہے۔ نماز جمعہ کے ضروری مسائل درج ذیل ہیں۔

- نماز جمعہ کے لیے ظہر کا وقت ہو۔
- نماز جمعہ سے پہلے خطبہ دیا جائے، دو خطبے دینا اور ان کے درمیان بیٹھنا سنت ہے۔
- نماز جمعہ کے لیے اذان عام ہو مسجد کے دروازے آنے والوں کے لیے کھلے ہوں۔
- نمازِ جمعہ اور نمازِ عید دونوں جمع ہو جائیں تو دونوں نمازوں کو پڑھا جائے گا، کیونکہ ایک نماز سنت ہے اور دوسری نماز جمعہ فرض لہٰذا دونوں کو ادا کیا جائے گا۔
- نمازِ جمعہ غلام، عورتوں، بچوں اور بیمار پر لازم نہیں۔
- آپ ﷺ نے فرمایا جمعہ ہر مسلمان پر واجب ہے جماعت کے ساتھ سوائے چار لوگوں کے مملوک (غلام)، عورت، بچہ اور مریض اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔(۹)

آداب جمعة المبارک پندرہ ہیں:

- جمعہ کے دن غسل کریں
- بدن کو پاک صاف کر کے خوش نما بنائے، ناخن کاٹے، مسواک کرے، خوشبو لگائے اور بہترین کپڑے زیب تن کرے۔
- جمعہ کے لیے نماز کے وقت سے کچھ پہلے روانہ ہو، جامع مسجد کی طرف جانے والے پر لازم ہے کہ وقار اور تسلّی اور خشوع سے چلے اور مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کرنے کی نیت کرے۔
- لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے اور معقول گنجائش کے بغیر دو آدمیوں کے درمیان نہ بیٹھے۔
- اگر کوئی خالی جگہ دیکھے تو آگے چلا جائے۔
- کسی نمازی کے آگے سے نہ گزرے۔
- پہلی صف میں بیٹھنے کی کوشش کرے۔
- جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو ذکر اور نفل پڑھنا ختم کر دے اور پھر توجہ سے خطبہ سنے۔
- جمعہ کے فرضوں کے بعد چھ رکعت سنت ادا کرنی

چاہیے۔

عصر کی نماز پڑھنے تک مسجد میں ٹھہرے اور اگر مغرب تک ٹھہرے تو افضل ہے۔

اس ساعت سعید کی جو جمعہ کے دن میں ہے حضور قلب اور ذکر الٰہی سے طلب کرے، اس ساعت کے متعیّن وقت میں اختلاف ہے، مسلم کی مفرد روایتوں میں ابوموسیٰ کی حدیث ہے کہ وہ خطبے سے فارغ ہونے سے لے کر نماز کے ختم ہونے تک ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے، وہ امام کے خطبے سے فارغ ہونے سے لے کر نماز ختم ہونے تک۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ وہ عصر کے بعد آخری ساعت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ اسے عصر سے غروب آفتاب تک تلاش کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کیا میں تمہیں ایسی سورت نہ بتاؤں جس کی عظمت نے زمین وآسمان کو بھر دیا ہے اور اس میں لکھنے والے لیے بھی اتنا ہی اجر ہے اور جو اس کو جمعہ کے دن پڑھے تو اس کے جمعہ سے لے کر جمعہ تک اور تین دن کے زیادہ بھی گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو آدمی سوتے وقت اس کی آخری پانچ آیتیں پڑھے تو وہ رات کے جس حصے میں اٹھنا چاہے گا اللہ اسے اٹھائے گا تو لوگوں نے کہاں ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ ضرور بتایئے تو آپ نے فرمایا: ''سورۃ کہف'' ایک اور حدیث میں ہے کہ جو اسے جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں پڑھے گا وہ فتنے سے محفوظ رہے گا''۔

مستحب ہے کہ جمعہ کے دن قرآن کریم کی تلاوت بہت زیادہ کرے اگر ہو سکے تو جمعہ رات کو یا جمعہ کے دن میں قرآن مجید ختم کرے۔

جتنا ہو سکے جمعہ کے دن صدقہ کرے اور صدقہ مسجد سے باہر کرے۔ مستحب ہے کہ جمعہ کے دن نماز تسبیح پڑھے۔

جمعہ کے دن کو آخرت کے اعمال کیلئے رکھے اور دنیا کے تمام کام اس دن چھوڑ دے۔

جمعہ نام رکھنے کی وجہ اور اسلام میں اس کا آغاز

زمانہ جہالت میں اس دن کو ''عروبہ'' کہا جاتا تھا اور روایات میں اس طرح مذکور ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے جد امجد کعب بن لوئ اس روز قریش کو اکٹھا کر کے خطبہ دیا کرتے تھے اور انہیں حضور سرور دوعالم ﷺ کی بعثت کی خوشخبری سناتے اور انہیں تاکید کرتے کہ حضور ﷺ پر ایمان لائیں اور حضور اکرم ﷺ کی نصرت میں غفلت سے کام نہ لیں ان کا ایک شعر بھی مشہور ہے:

یا لیتنی شاھدا نجوی دعوتہ
اذا قریش تبتغ الحق خذلان

حوالہ جات

(۱) سورۃ الجمعۃ: ۹،۱۰، (۲) مسند احمد ج ۵ ص ۴۴۰ طبع قدیم، تبیان القرآن ج ۱۱ ص ۸۸۵ (۳) تبیان القرآن ج ۱۱ ص ۸۸۶ (۴) ابوداؤد، کتاب الصّلوٰۃ، (۵) سنن کبریٰ للبیہقی ج ۴ ص ۱۷۱ مطبوعہ نشر السنۃ ملتان، (۶) سنن ابوداؤد رقم الحدیث ۱۰۵۲، سنن ترمذی رقم الحدیث ۵۰۰، (۷) سنن ابی داؤد رقم الحدث ۱۰۶۷، (۸) سنن ابی داؤد رقم الحدیث ۱۰۴۷، سنن نسائی رقم الحدیث ۱۳۷۳، (۹) ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ، باب الجمعہ، (۱۰) مشکوۃ ص ۱۲۰، بحوالہ حقوق فوت شدگان، ص ۲۸۸، ۲۸۹) (مشکوٰۃ ص ۱۲۰، بحوالہ حقوق فوت شدگان)

بقیہ صفحہ نمبر 19 پر



جشنِ میلاد النبی ﷺ مناؤ

تحریر: ڈاکٹر محمد طاہر القادری

میلاد النبی ﷺ پر شرعی دلیل طلب کرنے والوں کی خدمت میں

احکام الٰہیہ سے مستنبط اصول وقوانین ہر شرعی عمل کی اساس ہیں اور ہر عمل سنت رسول اللہ ﷺ کی بنیاد پر استوار ہے۔ یہی اس دین کی حقانیت وصداقت کی وہ بین دلیل ہے جو اسے دیگر ادیان باطلہ سے ممتاز کرتی ہے۔ اس ضمن میں ہم میلاد النبی ﷺ کو بہ طور عید مناتے اور اظہار مسرت کرنے کی بابت نصوص قرآن وحدیث کے ساتھ تفصیلی بحث کر چکے ہیں، لیکن ایسے حضرات کے لیے جو بلاوجہ میلاد شریف کے موقع پر فتویٰ بازی سے جمہور مسلمانوں کو کفر وشرک اور بدعت کا مرتکب ٹھہراتے ہیں اور ہر بات پر قرآن وسنت سے دلیل طلب کرتے ہیں ان کے دل ودماغ تنگ نظری کا شکار ہیں اور وہ بزعم خویش یہ سوچتے ہیں کہ اس عمل کا کوئی شرعی ثبوت نہیں؟ ان سے بہ قول اقبال بس اتنی گزارش ہے:

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور، دل کا نور نہیں۔(۱)

میلاد النبی ﷺ جیسی نعمت عظمیٰ پر شکرانے کے ثبوت طلب کرنے والے نادان اور کم نصیب لوگوں نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ زندگی میں ہزارہا دنیاوی خوشیاں مناتے وقت کبھی قرآن وحدیث کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھ لیں کہ اس کا ذکر ان میں ہے یا نہیں؟

(۱) کیا ایسا نہیں ہوتا کہ جب کبھی ایک مدت کے بعد اولاد پیدا ہو تو مٹھائیاں بانٹی جاتی اور دعوتیں دی جاتی ہیں؟ کیا اس وقت کتبِ حدیث اٹھا کر یہ ثبوت طلب کیا جاتا ہے کہ آیا حضور نبی اکرم ﷺ یا کسی صحابی نے بیٹوں کی پیدائش پر مٹھائی بانٹی تھی؟

(۲) ہر سال اپنے بچوں کی سالگرہ پر ہزاروں لاکھوں کی ضیافتیں کرنے والوں نے کیا کبھی قرآن و حدیث سے اس بارے میں بھی ثبوت تلاش کیا ہے؟

(۳) عام معمول ہے کہ جب کسی کی شادی قریب ہوتی ہے تو کئی کئی مہینے اس کی تیاریوں میں گزرتے ہیں۔ اشتہار اور دعوتی کارڈ چھپوائے جاتے ہیں، رسم ورواج اور تبادلہ تحائف پر لاکھوں روپے اڑائے جاتے ہیں، اپنے خویش واقارب اور دوست واحباب کی حتی الوسع خدمت کی جاتی ہے۔ کیا اس موقع پر بھی ہم نے کبھی قرآن وحدیث سے دلیل طلب کی کہ شادیوں پر آقائے دو جہاں ﷺ نے یا ان کے غلاموں نے ایسی خوشیاں منائی تھیں یا نہیں؟ کیا انہوں نے بھی اتنے مہنگے اور پر تکلّف کھانے تیار کرائے تھے؟ یہاں اس لیے ثبوت طلب نہیں کیے جاتے کہ اپنے بیٹے یا بیٹی کی شادی کا معاملہ ہے اور بات اپنے گھر تک پہنچتی ہے

مگر میلاد النبی ﷺ پر ثبوت یاد آجاتا ہے کیوں کہ یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت کا معاملہ ہے۔

(۴) ۲۳ مارچ کو آزادی کے حصول کے لیے قرارداد پاس ہوئی اور جدوجہد آزادی کا آغاز ہوا تھا۔اس کی خوشی میں ہر سال ملک کے طول وعرض میں سرکاری وغیر سرکاری سطح پر تقریبات، جشن اور محافل کا انعقاد کیا جاتا ہے۔جس دن ۱۴ اگست غیروں کے تسلّط سے آزادی ملی اور مملکت خداداد پاکستان کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی نعمت ملی تو اس دن ہر سال پورے ملک کو دلہن کی طرح سجایا جاتا ہے، بے پناہ وسائل خرچ ہوتے ہیں، جگہ جگہ جہازوں، ٹینکوں اور گاڑیوں کی سلامی دی جاتی ہے، گارڈ آف آنر پیش ہوتے ہیں۔یوم دفاع (۶ ستمبر) کی خوشی میں پاک فوج کی جنگی مشقیں دیکھنے کے لیے مخصوص مقامات پر اجتماعات ہوتے ہیں۔یہ سب امور اگرچہ درست ہیں مگر ان قومی تہواروں کے عہد نبوی ﷺ اور عہد صحابہ سے ثبوت تلاش نہیں کئے جاتے۔

(۵) بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح اور حصول آزادی کی جہدوجہد میں کام کرنے والے رہنماؤں کے یوم ولادت پر پورے ملک میں عید کا سماں ہوتا ہے دفاتر، تعلیمی اور صنعتی ادارے بند کردیے جاتے ہیں۔جلسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لیے دور دور سے دانش وروں اور زعماء کو بڑے اہتمام سے دعوتیں دے کر بلوایا جاتا ہے اوران کی شان میں قصیدہ خوانی کی جاتی ہے۔لیکن یہاں قرآن و حدیث یا اسوۂ صحابہ رضی اللہ عنہم سے کسی ثبوت کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔اس لیے کہ بجا طور پر سمجھا جاتا ہے کہ ملک وقوم کے رہبروں کی ملی خدمات کو سراہا جانا چاہیے لیکن پوری انسانیت بلکہ کائناتِ ہست وبود کے محسنِ اعظم ﷺ کا یوم ولادت آئے تو ان کی یاد میں محافل میلاد اور خوشی کرنے پر ہمیں ثبوت یاد آنے لگتے ہیں اور دلیلیں طلب کرنا بھی ضروری سمجھا جاتا ہے۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ اس حوالے سے کیا خوب لکھتے ہیں:

اور تم پر مرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا۔(۲)

(۶) جب ملک کا یوم تاسیس آئے یا بیرون ملک سے کوئی مہمان آئے (خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم) اسے اکیس توپوں کی سلامی دے جائے تو اس وقت قرآن وحدیث سے جواز تلاش نہیں کیا جاتا۔

(۷) ملک کے صدر، سربراہِ ریاست یا بہت بڑے لیڈر کے انتقال پر بڑے اعزاز کے ساتھ اس کی تدفین عمل میں آتی ہے، اس کی وفات پر سوگ کے جلوس نکالے جاتے ہیں، میت پر ماتمی دھنوں سے بینڈ باجے، توپوں کی سلامی ہوتی ہے، پھولوں کی چادریں چڑھتی ہیں، گل پاشیاں اور نہ جانے کیا کیا تقریبات ہوتی ہیں۔علماء اور غیر علماء سب ان تقریبات میں شریک ہوتے ہیں مگر کسی نے کبھی فتویٰ صادر نہیں کیا سنت رسول ﷺ اور اسوۂ صحابہ رضی اللہ عنہم سے کبھی سند تلاش نہیں کی۔اس لیے کہ اس میں ملک کا اعزاز اور مرحوم لیڈر کی خدمات کا اعتراف تھا، اپنی جذباتی وابستگی کا اظہار تھا اور اقوام عالم کے سامنے اپنے قومی وقار کا مسئلہ تھا۔یہ سب کچھ ٹھیک ہے اور ہمارے نزدیک بھی یہ غلط نہیں ہے۔ایسا ہونا چاہیے مگر امر زیر بحث یہ ہے کہ کسی صدر مملکت کے لیے ایسا اہتمام ہو تو کوئی ثبوت نہیں مانگے جاتے لیکن باعثِ موجودات حضرت محمد علیہ الصّلوٰت والتسلیمات کے یوم ولادت کے سلسلے میں دلائل اور فتووں کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔آقائے دو جہاں رحمۃ للعالمین ﷺ

کی آمد کا دن آئے تو خوشی منانے کے لیے دلائل و براہین اور ثبوت مانگے جائیں، اس کا صاف مطلب ہے کہ باقی ہر موقع پر خوشی تھی بس حضور ﷺ کے معاملے میں دل احساس مسرت سے محروم ہو گیا اور حکم خداوندی ''فلیفر حوا ھو خیر مما یجمعون''۔(۳) ۔ یاد نہ رہا۔ اعمال حسنہ، عبادت و ریاضت میں کثرتِ ذکر پر بھروسہ کافی محسوس ہونے لگا اور دل اس احساس سے خالی ہو گیا کہ دنیا کی سب سے پیاری، سب سے معظم اور سب سے زیادہ واجب التعظیم ہستی آقا ﷺ ہیں۔ ان کی محبّت ایمان کی اساس ہے اور ایمان دل کی وہ حالت ہے جسے کیفیت یا حال کہتے ہیں، جسے لگن بھی کہتے ہیں اور لگاؤ بھی، محبّت بھی کہتے ہیں اور محبت کا الاؤ بھی۔ یہ الاؤ دل میں جل اٹھے تو مومن اپنی زندگی کے ہر لمحے کو عید میلاد بنا کر مناتا رہے ہم سب کو جان لینا چاہیے کہ ان خشک بے مغز عبادتوں کے ذخیروں کے مقابلے میں حضور ﷺ کی آمد کی خوشی کرنا اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں زیادہ افضل عمل ہے۔

افسوس کہ کفر و شرک کے فتاویٰ صادر کرنے والے منکر میلاد بدعتیوں نے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی خوشیوں پر لاکھوں روپے خرچ کر دیے تو کوئی چیز رکاوٹ نہ بنی لیکن محبوب ﷺ کا ماہ ولادت جلوہ فگن ہوا تو اس کے اہتمام پر خود خرچ کرنے کی بجائے دوسروں کو بھی اس سے منع کرتے رہے۔ یاد رہے کہ کوئی خوشی آقائے دو جہاں ﷺ کی آمد کی خوشی سے بڑی نہیں، اس کے مقابلے میں دنیا و جہان کی ساری خوشیاں ہیچ ہیں۔

حوالہ جات

(۱) اقبال، کلیات (اردو)، بال جبریل: ۳۳۶/۳۴، (۲) احمد رضا خان، حدائق بخشش، ا: ۳۳، (۳) یونس: ۱۰: ۵۸

بقیہ درود پاک کی برکات

رات کو اٹھا اور دربارِ الٰہی میں نہایت ہی زاری کی اور عاجزی سے عرض کیا یا اللہ! تو سب کچھ جانتا ہے میں بیوی اور مہاجن سے لاچار ہو گیا ہوں، تو بے سہاروں کا سہارا ہے تو حاجت مندوں کا حاجت روا ہے۔ دریائے رحمت جوش میں آیا اور اس مرد صالح پر اللہ تعالیٰ نے نیند مسلّط کر دی اور اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین و جمیل پاکیزہ صورت سامنے آئے اور نہایت شیریں زبان سے گویا ہوئے، اے پیارے! کیوں اتنے بے قرار ہو؟ گھبراؤ نہیں! تمہارا کام بن جائے گا۔ میں خود تمہارا مددگار ہوں۔ اس مرد صالح نے عرض کی کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا میں وہی ہو جن پر تو درود پاک پڑھتا ہے۔

حوالہ جات

(۱) معارج النبوت ص ۳۲۹ جلد اول

بقیہ شیطان سے بچنے کا ہتھیار

وہ ایسا نہ کرے تو شیطان اس کے دل میں داخل ہو جاتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے: (اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اندھا بن جائے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں سو وہ اس کا ساتھی ہے) سو شیطان کبھی نماز کی حالت میں اس کے دل میں وسوسے ڈالتا اور کبھی نفسانی خواہشات کی آرزو سے اس کا دل بہلاتا ہے جو حرام ہیں یا صرف جائز اور کبھی ایسے اعمال صالحہ کرنے، سنتوں، نوافل، واجبات، عبادات پر عمل کرنے سے روکتا ہے۔ المختصر یہ شخص دنیا اور آخرت میں نقصان اٹھاتا ہے۔ اس کا مشیر شیطان ہوتا ہے اور اس کی موت کے وقت ایمان ضائع کر دیتا ہے اور وہ قیامت کے دن اس کے ساتھ ہامان اور قارون کے ساتھ دائمی آگ میں جلے گا۔ ہم ایمان کے ضائع ہونے اور ظاہر و باطن شیطان کی پیروی کرنے سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

تذکرہ صالحین

مولانا یعقوب بن عثمان چرخی قدس سرہ

وصال ۸۵۱ھ

اولیاء و صالحین سے محبت کا حکم

احادیث مبارکہ سے امت مسلمہ کو اولیاء اللہ صالحین اور مقربین سے محبت کرنے کا بھی درس ملتا ہے اللہ عزوجل خود اپنے اولیاء اور صالحین سے محبت کا اعلان کرتا ہے اور حضرت جبرائیل علیہ السّلام کے ذریعہ ہر ایک کو ان سے محبت کا حکم بھی دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (۱)

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل علیہ السّلام کو آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس حضرت جبریل علیہ السّلام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السّلام آسمانی مخلوق میں ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں (کے دلوں) میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

''ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! اس شخص کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن (ان جیسے اعمال کر کے) ان سے ملا نہیں ہے؟ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (روز قیامت) آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ (دنیا میں) محبت رکھتا ہوگا''۔

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا اولیاء و صالحین رحمتہ اللہ علیہم سے محبت کرنا بھی دین کا لازمی حصہ ہے۔ ان سے محبت نہ کرنے کی صوت میں بھی ایمان کی کاملیت نصیب نہیں ہوتی، چاہے کوئی شخص کثرت سے دیگر اعمالِ صالحہ مثلاً نماز، روزے، حج، زکوٰۃ، تسبیحات اور جہاد کرتا پھرے۔

مولانا یعقوب بن عثمان چرخی قدس سرہٗ

آپ حضرت خواجہ بزرگ خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے اصحاب میں سے ہیں۔ چونکہ آپ کی تکمیل حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار سے ہوئی۔ اس سبب سے ان ہی کے خلفاء میں شمار ہوتے ہیں۔

تحصیل علم

آپ دراصل چرخ سے ہیں جو ولایت غزنی میں ایک گاؤں کا نام ہے۔ ابتدائے احوال میں کچھ مدت جامع ہرات میں اور کچھ مدت دیار مصر میں تحصیل علوم میں مشغول رہے ہیں۔ علوم ظاہری سے فارغ ہونے کے بعد آپ کو سلوک کا خیال آیا۔ تو حضرت خواجہ بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جس کا

قصہ آپ خود یوں بیان فرماتے ہیں۔

''جب اللہ تعالیٰ کی عنایت بیغایت سے طلب کی خواہش اس فقیر کے دل میں پیدا ہوئی۔ تو خدا تعالیٰ کا فضل قائد و عصا کش کی طرح مجھ کو کشاں کشاں حضرت خواجہ بزرگ کی خدمت میں لے گیا۔ میں بخارا میں ان کی صحبت میں حاضر ہوتا اور ان کے کرم عمیم سے توجہ پاتا۔ یہاں تک کے خدائے بے نیاز کی ہدایت سے مجھے یقین ہو گیا کہ حضرت خواجہ خواص اولیاء اللہ سے ہیں اور کامل مکمّل ہیں۔ غیبی اشارات اور بہت سے واقعات کے بعد میں نے کلام اللہ شریف سے فال لیا تو یہ آیت نکلی۔

''یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی ہے۔ پس تو ان کی ہدایت کی پیروی کر''۔ (سورۃ انعام۔ رکوع ۱۰)

میں شام کے وقت فتح آباد میں جو اس فقیر کا مسکن تھا شیخ عالم سیف الحق والدین باخزری رحمتہ اللہ علیہ (متوفی ۱۵۱) کے مزار کی طرف متوجہ بیٹھا تھا کہ اچانک خدا تعالیٰ کی قبولیت کا قاصد آپہنچا۔ اور مجھ میں بے قراری پیدا ہوئی۔ میں نے حضرت خواجہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا قصد کیا۔ جب میں موضع کوشک ہندواں (قصر عارفاں) میں جو آپ کا قیام گاہ تھا پہنچا۔ تو حضرت خواجہ کو راستے میں منتظر پایا۔ آپ لطف و احسان سے پیش آئے۔ اور نماز شام کے بعد صحبت کا شرف بخشا۔ آپ کی ہیبت مجھ پر اس قدر غالب ہوئی کہ دیکھنے کی مجال نہ رہی۔ آپ نے فرمایا ''علم دو ہیں۔ ایک قلب کا علم اور یہ نبیوں اور رسولوں کا علم ہے۔ دوسرا زبان کا علم یہ بنی آدم پر حجت ہے۔ امید ہے کہ علم باطن سے تجھے حصہ ملے گا'' پھر فرمایا کہ حدیث میں ہے۔

''جب تم اہل صدق کی صحبت میں بیٹھو تو ان کے پاس صدق سے بیٹھو۔ کیونکہ وہ دلوں کے جاسوس ہیں۔ تمہارے دلوں میں داخل ہو جاتے ہیں اور تمہارے ارادوں کو دیکھ لیتے ہیں۔''

قبولیت کا اشارہ

ہم مامور ہیں۔ اپنے آپ کسی کو قبول نہیں کرتے۔ آج دیکھیں گے کہ تیرے بارے میں کیا اشارہ ہوتا ہے۔ تا کہ اس پر عمل کیا جائے۔ وہ رات مجھ پر ایسی سخت گزری کہ عمر بھر کوئی رات نہ گزری تھی۔ میں ڈرتا تھا کہ مبادا رد کر دیں۔ جب میں نے صبح کی نماز آپ کے ساتھ پڑھی۔ تو فرمایا کہ قبولیت کا اشارہ ہوا ہے۔ ہم کسی کو قبول نہیں کرتے۔ اگر کرتے ہیں تو دیر سے کرتے ہیں۔ تا کہ دیکھیں کہ کوئی کس نیت سے آتا ہے اور کس وقت آتا ہے۔ پھر جب آپ نے اپنے مشائخ کا سلسلہ خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ تک بیان فرمایا۔ اور اس فقیر کو وقوف عددی میں مشغول کیا۔ اور فرمایا کہ یہ علم لدنی کا پہلا سبق ہے۔ جو خاصانِ خدا میں سے ایک بزرگ نے جو بقول مشہور حضرت خضر علیہ السّلام تھے۔ حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی کو پڑھایا تھا۔ بعد ازاں میں ایک مدت تک حضرت خواجہ کی خدمت میں رہا۔ یہاں تک کہ آپ نے فقیر کو بخارا سے سفر کی اجازت دے دی۔ اور فرمایا کہ جو کچھ تجھے ہم سے ملا ہے وہ بندگانِ خدا تک پہنچا دینا تا کہ ان کی سعادت کا سبب ہو۔ اور رخصت کے وقت تین بار فرمایا ترا بخدا سپردیم (ہم نے تجھے خدا کے سپرد کیا) اس سپرد کرنے کی بہت امید ہو گئی۔ کیونکہ حدیث میں ہے۔ جب کوئی چیز حوالہ خدا کی جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ جب میں بخارا

سے روانہ ہو کر شہر کش ؎(۳) میں پہنچا اور کچھ مدت وہاں رہا تو حضرت خواجہ کی وفات کی خبر پہنچی۔ میرے دل پر رنج اور صدمہ ہوا اور بڑا خوف غالب ہو گیا کہ مبادا عالم طبیعت کی طرف میلان ہو جائے اور طلب کی خواہش نہ رہے۔ میں نے حضرت خواجہ کی روحانیت کو دیکھا کہ آپ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور یہ آیت پڑھی ''اور محمد تو ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے بہت رسول ہو چکے ہیں۔ پھر کیا اگر وہ مر گئے یا مارے گئے تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے'' (آل عمران ع ۱۵)۔ چونکہ میں آپ کی صحبت سے محروم ہو گیا تھا۔ اس لیے خیال ہوا کہ درویشوں کے کسی دوسرے گروہ سے جاملوں اور ان کے طریقہ میں مشغول ہو جاؤں۔ میں نے پھر حضرت خواجہ کی روحانیت کو دیکھا کہ فرماتے ہیں ''فرمایا زید بن حارثہ نے کہ دین ایک ہی ہے''۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ اجازت نہیں ہے۔ آپ نے صحابہ کرام میں سے حضرت زید بن حارثہ کی تخصیص اس لیے فرمائی کہ حضرت زید رسول اللہ ﷺ کے پسر خواندہ یعنی منہ بولے بیٹے تھے۔ ہمارے حضرت خواجگان قدس تعالیٰ ارواحھم کو فرزندی میں قبول فرماتے ہیں۔ پس ان کے اصحاب ان کے منہ بولے بیٹے ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

ایک دفعہ اور میں نے حضرت خواجہ کو دیکھا اور پوچھا کہ میں آپ کو قیامت میں کس عمل سے پاؤں؟ فرمایا تشریع یعنی شریعت پر عمل کرنے سے۔ ان تین بشارتوں سے اس ارشاد کی طرف اشارہ ہوا جو آپ عالمِ حیات میں فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے جو کچھ پایا وہ بفضلِ الٰہی قرآن و حدیث پر عمل کرنے سے اور اس عمل سے نتیجہ طلب کرنے سے اور تقویٰ و حدود شرعیہ کی رعایت ملحوظ رکھنے سے اور عزیمت پر اور طریقہ اہل سنت و جماعت پر چلنے سے اور بدعت سے پرہیز کرنے سے پایا۔

جب حضرت خواجہ نے فقیر کو بخارا سے سفر کرنے کی اجازت دی تو اشارۃً حضرت خواجہ علاؤ الدین کی متابعت کا حکم دیا تھا۔ حضرت خواجہ کی وفات کے بعد میں موضع کش سے بدخشاں چلا گیا تھا۔ میں وہیں تھا کہ حضرت نے مجھے چغانیاں سے ایک خط لکھا اور اس شارۂ متابعت کو یاد دلایا۔ اس لیے میں چغانیاں میں چند سال آپ کی صحبت میں رہا۔ آپ سب پر بالخصوص اس فقیر پر بے حد لطف و کرم فرماتے تھے۔ جب آپ کا وصال ہو گیا تو میں نے چاہا کہ حضرت خواجہ بزرگ کے اس ارشاد کی تعمیل کروں کہ تجھے جو کچھ ہم سے پہنچا ہے اسے بندگانِ خدا تک پہنچا دینا اور مناسب حال حاضرین کو بطریق خطاب اور غائبین کو بذریعہ کتابت تبلیغ کرنا۔ فقیر اپنے تئیں اس خدمت کا اہل نہیں سمجھتا۔ مگر اعتقاد یہ ہے کہ حضرت خواجہ کا اشارہ حکمت سے خالی نہ ہوگا''۔

وصال مبارک

آپ کی وفات شریف ۵ صفر ۸۵۱ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک قریہ ہفتو میں ہے۔ جو حصار واقع ماوراالنہر کے مضافات میں سے ہے۔

اشادات عالیہ

(۱) حضرت خواجہ عبید اللہ احرار کا بیان ہے کہ مولانا یعقوب چرخی زین الدین خوافی کے ساتھ ملک مصر میں مولانا

شہاب الدین سیرامی کی خدمت میں ہم سبق رہے ہیں۔ایک دن آپ نے مجھ سے پوچھا کہ کہتے ہیں کہ شیخ زین الدین حل وقائع اور خوابوں کے تعبیر کا شغل رکھتے ہیں۔اور اس بارے میں اہتمام تمام رکھتے ہیں۔ہم نے عرض کیا کہ ہاں درست ہے۔پھر آپ ایک ساعت بے خود ہو گئے۔آپ کا طریقہ یہ تھا کہ ساعت بساعت بیخود ہو جایا کرتے تھے۔جب ہوش میں آئے تو آپ نے یہ بیت پڑھی۔

چو غلام آفتابم ہم از آفتاب گویم
نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

فرماتے تھے کہ شہرِ ہرات کے اوقاف میں سے تین جگہ کے سوا کوئی چیز نہیں کھاتے یعنی خواجہ عبداللہ انصاری قدس سرہ کی خانقاہ میں اور خانقاہ ملک میں اور مدرسہ غیاثیہ میں۔ان تینوں کے سوا کوئی اور جگہ کہ جہاں وقف میں شک نہ ہو نہیں ہے۔اسی واسطے ماورالنہر کے اکابر قدس اللہ تعالیٰ اروا حہم نے اپنے مریدوں کو ہرات کے سفر سے منع کیا ہے۔کیونکہ وہاں حلال کم ہے۔جب سالک حرام میں مبتلا ہو جاتا ہے۔تو عالم طبیعت کی طرف رجعت قہقری کرتا ہے اور راہ مستقیم کے سلوک سے منحرف ہو جاتا ہے۔

حضرت مولانا یعقوب چرخی قدس سرہ صاحب تصانیف بھی ہیں۔آپ نے قرآن مجید کے اخیر دو پاروں کی تفسیر لکھی ہے۔جس کا مطالعہ سے بڑا ذوق وشوق پیدا ہوتا ہے۔رسالہ انسیہ بھی آپ کی تصنیف ہے جس میں آپ نے حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ کے حالات درج کئے ہیں۔(۴)

حوالہ جات

(۱) بخاری، الصحیح، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکۃ ۳:۶:۱۱۷۶ رقم: ۳۰۳۷ (۲) بخاری، الصحیح، کتاب الادب، باب علامۃ الحب فی اللہ عزوجل ۵:۲۲۸۳، رقم: ۵۸۱۸،۸۵۱۷ (۳) یہ موضع دیہات اصفہان میں سے ہے۔بعضے ماوراء النہر میں بتاتے ہیں۔(۴) (رسالہ انسیہ، نفحات۔رشحات)

بقیہ قرآنی سورتوں کا مختصر تعارف

غروب ہونے کا وقت آتا ہے تو رات قریب آجاتی ہے۔اسی طرح زندگی کا سورج بھی غروب ہونے والا ہے اور زندگی کی رات آنے والی ہے۔اس میں نبی کریم ﷺ کا معجزہ بھی بیان کیا گیا کہ آپ نے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھا دیا۔

تعارف سورۃ رحمٰن

مدنی ہے تین رکوع 75 آیات ہیں۔اس سورۃ کا نام عروس القرآن بھی ہے۔اس مبارک سورۃ میں اسمائے الحسنیٰ میں سے ایک خوبصورت نام الرحمٰن استعمال کیا گیا رحمٰن نے پنے حبیب کو قرآن سکھایا انسان کو کامل پیدا کیا نیز اسے قرآن کا بیان سکھایا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی بے شمار عنایات کا ذکر کر کے پوچھا بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

تعارف سورۃ الواقعہ

مکی ہے تین رکوع ۹۶ آیات ہیں۔اس سورۃ میں قیامت کے واقعہ ہونے کا ذکر کیا گیا ہے کہ جب قیامت آئے گی تو کوئی اس کو جھٹلا نہیں سکے گا۔

تذکرہ صالحات

داستان ایک نیک سیرت خاتون کی

انتخاب سیف اللہ چاچڑ
ایڈمن البرہان انٹرنیشنل پاکستان

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک نیک شخص نے نہایت خوبرو پرہیزگار خاتون سے شادی کی، دونوں ایک دوسرے سے خوب محبّت کرتے تھے۔ مسرت بھرے دن گزر رہے تھے، ایک مرتبہ شوہر کو طلب رزق کے لیے سفر کی حاجت آپڑی، فکر لاحق ہوئی کہ اپنی بیوی کو گھر میں تنہا کیسے چھوڑے، قرابت داروں میں کسی معتبر شخص کی تلاش شروع کی، اسے اپنے سگے بھائی کے علاوہ کوئی معتبر ذمہ دار نہ ملا، بھائی کے گھر میں بیوی کو چھوڑا، مگر پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمان بھول گیا۔ ''الحمو الموت'' دیور موت ہے، اور وہ سفر پر روانہ ہو گیا۔ دن گزرتے گئے، ایک دن دیور کی نیت میں فطور آیا اس پاکباز خاتون نے اسے سختی سے ڈانٹا اور کہا: تم چاہتے ہو کہ میری عزت کی دھجیاں بکھیر و اور میں شوہر کی خائن بن جاؤں، ہرگز نہیں! دیور نے بھابھی کو رسوا کرنے کی دھمکی دی، مگر بھابھی پر دھمکی کا اثر نہیں ہوا، کہا تم جو کرنا چاہو کرو، خدا میرے ساتھ ہے۔ کہتے ہیں کہ اس نیک خاتون کا شوہر جب سفر سے لوٹا تو اس کے بھائی نے فوراً اپنی بھابھی پر الزام لگایا کہ تمہاری بیوی نے مجھے بدکاری پر اکسایا تھا لیکن میں نے منع کیا، شوہر نے بغیر سوچے سمجھے اسی وقت اپنی پارسا بیوی کو طلاق دیدی۔ وہ متقی اور خدا ترس خاتون گھر سے انجان منزل کی طرف نکل پڑی، راستے میں ایک عابد و زاہد کا گھر پڑا، دروازہ پر دستک دی اور اپنی ساری کہانی عابد سے کہہ ڈالی۔ اس عبادت گزار بندے نے بچے کی نگہداشت پر اسے مامور کر دیا، ایک دن عابد گھر سے کسی کام کے لیے باہر گیا، گھر کا نوکر موقع پا کر اس خاتون پر ڈورے ڈالنے لگا، مگر عزم وثبات کی پیکر نے اللہ کی معصیت سے انکار کیا۔ اور کہا: نبی پاک ﷺ نے ہم سب کو تنبیہ کی ہے کہ کوئی شخص کسی اجنبی خاتون کے ساتھ خلوت میں ہرگز نہ ہو، اس لیے کہ ان کا تیسرا شیطان ہوتا ہے، نوکر نے خاتون کو دھمکی دی کہ میں تمہیں بڑی مصیبت میں پھنسا دوں گا، مگر اس پیکر عفت کے پاؤں میں لغزش بھی نہیں آئی۔ چنانچہ نوکر نے اس دن موقع پا کر عابد کے بچے کو قتل کر دیا اور الزام اس خاتون پر عائد کر دیا۔ اس اللہ والے شخص کو غصہ تو بہت آیا مگر چونکہ کوئی ثبوت نہیں تھا اور نوکر کی بات کا بھی یقین نہیں کیا جا سکتا لہٰذا اللہ سے اجر کی امید باندھ کر صبر کر گیا، دو دینار اجرت کے طور پر خاتون کو دیئے اور گھر چھوڑنے کا حکم دیا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے غصہ پی جانے والوں اور عفو و درگزر کرنے والوں کو اللہ محبوب رکھتا ہے۔

عابد کا گھر چھوڑا، شہر کی طرف رخ کیا، وہاں دیکھا کہ بہت سے لوگ ایک شخص کو پیٹے جا رہے ہیں، اس نے پوچھا تم لوگ اسے کیوں مار رہے ہو؟ ایک شخص نے بتایا اس کے ذمہ قرض ہے یا قرض ادا کرے یا ہماری غلامی کرے، خاتون نے پوچھا اس

پر کتنا قرض ہے؟ کہا دو دینار، اس پر خاتون نے انہیں دو دینار دیکر اس شخص کو آزاد کرایا، آزاد ہونے والے شخص نے پوچھا تم کون ہو؟ اس خاتون نے اپنی پوری کہانی بیان کردی، اس پر آدمی نے کہا: کہ ہم دونوں ساتھ کام کریں گے اور نفع برابر بانٹ لیں گے، خاتون نے حامی بھردی، اس آدمی نے کہا: ہم یہ بستی چھوڑ کر سمندری سفر پر نکلتے ہیں: خاتون نے کہا ٹھیک ہے، دونوں کشتی کے پاس پہنچے، نوجوان نے کہا کہ پہلے تم کشتی میں سوار ہو، وہ سوار ہوگئی اور وہ شخص کشتی کے مالک کے پاس گیا اور کہا: یہ میری لونڈی ہے میں اسے فروخت کرنا چاہتا ہوں، چنانچہ کشتی کے مالک نے پیسے چکائے اور خاتون کو اس کی لاعلمی میں اسے خرید لیا، وہ شخص پیسہ لے کر بھاگ نکلا، کشتی روانہ ہوئی، خاتون اس شخص کو ڈھونڈنے لگی مگر نہیں پایا، کشتی کے عملہ نے اسے گھیر لیا۔

اور اس سے چھیڑ چھاڑ کرنے لگے، خاتون کو تعجّب ہوا، اس پر کشتی کے کپتان نے بتایا کہ میں نے تمہیں تمہارے مالک سے خرید لیا ہے اور اب تم وہ سب کرو جس کا حکم دیا جائے، اس نے ملتجیانہ لہجے میں کہا: اللہ کی نافرمانی نہیں کرسکتی مجھے چھوڑ دو، یہ کہنا ہی تھا کہ سمندری میں آندھی اور طوفان آیا، کشتی ڈوب گئی، جہاز کا عملہ اور سارے مسافر ڈوب گئے لیکن وہ صابر خاتون بچ گئی، اس وقت امیر شہر ساحل سمندر پر تفریح میں مشغول تھا، بے موسم کی آندھی کو دیکھ کر وہ بھی گھبرایا لیکن اس کا اثر ساحل پر نہیں تھا، پھر یکایک اس کی نگاہ اس خاتون پر پڑی جو ایک تختہ کے سہارے ساحل کی طرف آرہی تھی، امیر نے محافظوں کو حکم دیا کہ اسے میرے پاس لایا جائے۔ اس خاتون کو محل لے جایا گیا، ماہر اطباء کی نگرانی میں اس کا علاج شروع ہوا، جب اسے افاقہ ہوا تو امیر شہر نے اس سے دریافت کیا تو اس نے ساری حکایت بیان کر ڈالی، دیور کی خیانت سے لے کر کشتی والوں کی شرارت تک سارے واقعے بیان کئے، حاکم شہر کو اس کے صبر نے موہ لیا اور اس سے شادی کرلی، امور سلطنت میں مشیر کار کی حیثیت ملی اور چند ہی دنوں میں اس کی زبردست رائے اور قوت فیصلہ کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔

وقت گزرتا رہا، نیک حاکم کا انتقال ہوگیا، اعیان شہر اکٹھا ہوئے، کہ کس کو اب حاکم بنایا جائے، متّفقہ طور پر لوگوں نے اس ذہین عاقل خاتون (زوجۂ امیر شہر) کو اپنا امیر منتخب کرلیا، حاکم بنتے ہی اس خاتون نے ایک وسیع میدان میں کرسی لگانے کا اور شہر کے تمام مردوں کو حاضر ہونے کا حکم دیا، تمام مرد حضرات اس کے سامنے سے گزرنے لگے، اس نے اپنے سابق شوہر کو دیکھا اور کنارے ہوجانے کا اشارہ کیا، پھر اس کے بھائی (دیور) کو کنارے ہونے حکم دیا، عابد کو بھی ایک کنارے کیا، پھر اس نے عابد کے نوکر کو دیکھا اسے بھی مجمع سے الگ کھڑے ہونے کا حکم دیا پھر اس خبیث شخص کو دیکھا جسے اس خاتون نے آزاد کرایا تھا، اسے بھی کنارے کھڑے ہونے کا حکم دیا۔ اب باری باری فیصلہ کرنے لگی، سب سے پہلے سابق شوہر سے مخاطب ہوئی: تم کو تمہارے بھائی نے دھوکے میں رکھا اس لیے بری ہو، لیکن تمہارے بھائی کو حد قذف لگائی جائے گی اس لیے کہ اس نے

مجھ پر جھوٹی تہمت لگائی تھی، پھر عابد سے مخاطب ہوئی اور کہا: تم کوتمہارے خادم نے گمراہ کیا لہٰذا تم بری ہو لیکن تمہارا خادم قصاصاً قتل کیا جائے گا، کیونکہ اس نے تمہارے بچے کو قتل کیا تھا، پھر وہ مخاطب ہوئی اس خبیث شخص سے: تمہیں حبس دوام کی سزا دی جاتی ہے، تمہاری خیانت اور ایسی عورت کو فروخت کر دینے کے جرم میں، جس نے تجھے غلامی سے نجات دلائی تھی۔

اللہ کی ذات پاک ہے، کسی کے اچھے عمل کو ضائع ہونے نہیں دیتا، فرماتا ہے: جو اللہ سے تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ اس کے لیے ایسے راستے ہموار کر دیتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق عطا کر تا ہے جس کا اسے گمان نہیں ہوتا۔ دیکھا آپ نے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مشکلات میں گرفتار خاتون کی مدد کی، تقویٰ مومن کا شعار ہے یہ شعار ہمیشہ باقی رہنا چاہیے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تقویٰ ہی کی وجہ سے سخت حالات کو موافق و سازگار بنا دیتا ہے۔

بقیہ افضل سعید کی ڈائری سے ایک ورق

حضرت اوس بن اوسؓ سے روایت ہے، فرماتے کہ ، رسول کریم رؤف رحیم ﷺ نے فرمایا: تمہارے بہترین دنوں میں سے بہترین دن جمعۃ المبارک ہے اس میں حضرت آدم علیہ السّلام پیدا ہوئے، اسی میں وفات پا گئے اور اسی میں صور پھونکنا ہے اور اسی میں بے ہوشی ہے۔ لہٰذا اس دن میں مجھ پر درود (شریف) زیادہ پڑھو کیونکہ تمہارے درود مجھ پر پیش ہو تے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا! یارسول اللہ! آپ ﷺ پر درود کیسے پیش ہوں گے؟ آپ ﷺ تو رحیم (یعنی گلی ہڈی) ہو چکے ہوں گے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السّلام کے جسم حرام کر دیئے ہیں۔ لہٰذا ان کے اجسام مقدسہ کو زمین نہیں کھا سکتی اور وہ گلنے سڑنے سے بھی محفوظ ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں، ذکر اللہ کی لذت پاتے ہیں۔ یعنی گلی ہڈی) ہو چکے ہوں گے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہ الکریم نے۔ (۱۰)

بقیہ خوشی کے موقع پر جائز امور (کام)

نمبر ۷۷ ۵۰، ترمذی حدیث نمبر ۱۷۵۳، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۲۶۲، مسند احمد جلد ۵ ص ۱۴۷، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۷ ص ۳۱۰، مصنّف عبدالرزاق حدیث نمبر ۲۰۱۷۴، کنز العمال حدیث نمبر ۱۷۳۱۲، (۴) ابو داؤد حدیث نمبر ۴۰۹۷، ترمذی حدیث نمبر ۴۷۸۴، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۰۴، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۱ ص ۲۵۲، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۱۰۳، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۱۰۳، (۵) مسند احمد جلد ۴ ص ۴۱۸۔۴۱۴ مستدرک حاکم جلد ۲ حدیث نمبر ۳۹۲، مجمع الزوائد جلد ۶ ص ۳۶۳، (۶) شرح السنۃ جلد ۶ ص ۲۲۴، مسلم حدیث نمبر ۲۵۸، ابو داؤد حدیث نمبر ۴۲۰۰، ترمذی حدیث نمبر ۲۷۸۸، (۷) ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۹۵، (۸) مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۸۰۹، مسلم حدیث نمبر ۲۲۵۹ مسند احمد جلد ۳ ص ۸، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۱۰ ص ۲۴۴، قرطبی جلد ۷ جز ۱۳ حدیث نمبر ۱۵۰

بچوں کی تعلیم و تربیت اور والدین کا کردار

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

سوال: بچوں کی نفسیات نہ سمجھنے پر والدین کو کن رویوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

جواب: ہر بچے کی کوئی نہ کوئی ذاتی ضرورت ہوتی ہے جو اس کی شخصیت اور اس کے کردار پر اثر انداز ہوتی ہے۔ بچے کے ساتھ برتاؤ کرنے کے لیے بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس کی بہتر رہنمائی اور عمدہ نشو ونما کی خاطر اس کی نفسیات کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔

بچہ جس وقت روحانی اور جسمانی نشو ونما کے مراحل طے کر رہا ہوتا ہے اس وقت اس کی اولین ضرورت یہ ہوتی ہے کہ وہ دوسروں سے اپنی حیثیت و اہمیت منوائے اور اس کا اظہار بھی کرے۔ یہ اس کی خودمختاری، خوداعتمادی اور ذاتی صلاحیتوں کے شعور وادراک پر مبنی رجحان کا پہلا اظہار ہوتا ہے۔ اس کے لیے بچہ مختلف قسم کے رویے اپنانے پر مجبور ہوتا ہے۔ بعض اوقات اس کے یہ رویے والدین کی بے قراری اور پریشانی کا موجب بنتے ہیں جبکہ بچے کا بنیادی مقصد یہی ہوتا ہے کہ اس کے والدین اسے نظر انداز نہ کریں۔ بلکہ ایک مستقل شخصیت کے طور پر اس کا اعتراف کریں اور اس کے نمایاں وجود کو تسلیم کریں۔ جب والدین بچے کی نفسیات کو سمجھ نہیں پاتے تو انہیں بچے کے درج ذیل رویوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ضد و عناد

بچہ ضد اور انکار کے ذریعے والدین کی خواہش و آرزو کی کھلم کھلا مخالفت کرتا ہے۔ والدین کی بات کو توجہ سے نہیں سنتا اور بیماری کے بہانے بھی بنانے لگتا ہے۔

توڑ پھوڑ

جب والدین بچے کو سمجھ نہیں پاتے تو وہ توجہ حاصل کر نے کے لیے اردگرد کی اشیاء کو توڑنے پھوڑنے لگتا ہے۔

کھانے سے انکار

بچہ کھانا کھانے سے انکار کر کے والدین کو بے چین کر کے ان کی توجہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔

شور وغل

بچہ روزمرہ کے معمولات میں اپنی بات منوانے کے لیے شور وغل کا سہارا لیتا ہے۔

چیخنا چلانا

بچہ والدین کی توجہ حاصل کرنے کے لیے گھر آئے ہوئے مہمانوں کا بھی لحاظ یا خیال نہیں کرتا بلکہ ان کے سامنے چیختا

چلاتا ہے۔ پھر والدین بھی مہمانوں کے سامنے پریشان کن ردِ عمل اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

خود ساختہ جھوٹ

بچہ اپنی حیثیت منوانے کے لیے جھوٹ بول کر ایسے کارناموں کو سرانجام دینے کا دعویٰ کرتا ہے جن کا سرے سے کوئی وجود نہیں ہوتا۔

الغرض بچہ والدین کو متوجہ کرنے کے لیے مختلف پریشان کن رویے اختیار کرتا ہے۔ بچے کے اس طرح کے طرزِ عمل کو دیکھتے ہی والدین کے متنبّہ ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس صورت حال سے نمٹنے کے لیے سب سے پہلے بچے کے ان رویوں کا جائزہ لے کر ان کے نفسیاتی اسباب و محرکات کا سدِ باب کیا جائے تاکہ بچے کے ان منفی رویوں میں زیادہ شدت پیدا نہ ہو۔

سوال: بچوں پر والدین کے مابین اختلافات اور لڑائی جھگڑے کے اثرات کیا ہوتے ہیں؟

جواب: والدین کے مابین اختلافات، لڑائی جھگڑے، مسلسل کشمکش اور تناؤ بچوں کی زندگی میں سکون و اطمینان کو ختم کر دیتے ہیں۔ بچے اگرچہ چھوٹے ہوتے ہیں مگر ان کی یاداشت بہت تیز ہوتی ہے۔ جب والدین آپس میں جھگڑ رہے ہوتے ہیں تو بچے اپنے کسی لازمی ردعمل سے انہیں محسوس تو نہیں ہونے دیتے مگر وہ سن رہے ہوتے ہیں اور ان کی یاداشت پر وہ منظر ثبت ہو رہا ہوتا ہے۔ جس سے بچوں پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ وہ اپنے ذہن میں سوچتے ہیں کہ ہمارے والدین کے آپس کے جھگڑے تو ختم نہیں ہوتے۔ خوامخواہ ہم پر رعب ڈالتے ہیں۔ جب ماں بچوں پر کسی وجہ سے ناراض ہو رہی ہوتی ہے تو وہ دل میں کہتے ہیں کہ والد کی ناراضگی کا غصہ ہم پر نکال رہی ہیں۔ اسی طرح جب باپ غصے میں بچوں سے بات کرتا ہے تو وہ سوچتے ہیں کہ امی ابو کی بات نہیں مانتیں تو ابو غصہ ہم پر نکال رہے ہیں۔ یوں بچوں کو جب والدین کے درمیان دائمی جھگڑوں کی بدولت سکون نصیب نہیں ہوتا تو ان میں مخالفت اور سرکشی جنم لیتی ہے اور ان کی شخصیت کبھی بھی مکمّل نہیں ہو پاتی۔

لہٰذا اگر والدین کے مابین کبھی لڑائی جھگڑے یا اختلاف کی نوبت آجائے تو انہیں چاہیے کہ بچوں کے سامنے اس کا اظہار نہ کریں بلکہ آپس میں ہی اس معاملے کو حل کر لیں۔ شوہر کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کی نظر میں اپنی بیوی کو قابلِ احترام بنائے۔ مثلاً جب بھی وہ بچوں کے پاس بیٹھے تو کہے: بچو! اپنی والدہ کی بات غور سے سنا کرو اور ان کا ادب کیا کرو۔ اسی طرح بیوی کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کی نظر میں اپنے شوہر کا احترام پیدا کرے۔ ماں بچوں کے ساتھ جب اکیلی ہو تو ان کو سمجھائے کہ اپنے والد کی بات مانا کرو اور ان کا احترام کیا کرو۔ جب دونوں میاں بیوی اس اصول کو اپنا لیں گے تو بچے ماں اور باپ دونوں کی باتوں پر عمل کریں گے اور اسی طرح ان کی اچھی تربیت ہو سکے گی۔

کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہیں، سیدھی راہ سے گمراہ ہونے والی اور دوسروں کو گمراہ کرنے والی ہیں۔ ان کے سر بختی اونٹ کے کوہان کی طرح ٹیڑھے ہوئے ہیں۔ ایسی عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی حالانکہ خوشبو لمبے فاصلے سے آتی ہے''۔

عورتوں اور مردوں پر لعنت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں۔''رسول اللہ ﷺ نے عورتوں میں سے مردوں کے ساتھ مشابہت کرنے والی عورتوں اور مردوں میں سے عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے''۔(۴)

خوشبو لگانے والی عورتیں

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔''جو عورت عطر لگائے اور لوگوں کے پاس سے اس لئے گزرے تا کہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں وہ زانیہ ہے''۔(۵)

چالیس یوم سے زیادہ ناخن بڑھانا منع ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں۔''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ان کے لیے ناخن کاٹنے مونچھیں کتروانے اور زیر ناف بال مونڈنے کے لیے چالیس دنوں کی مدت مقرر فرمائی ہے''۔

انہی سے مروی ہے''ہمارے لیے وقت مقرر کیا گیا، لبیں (مونچھیں) تراشنے، زیر ناف بال مونڈھنے، بغل کے بال اکھاڑنے اور ناخن تراشنے میں کہ ہم ان میں چالیس دن سے زیادہ تاخیر نہ کریں''۔(۶)

عورتوں کو پاؤں میں گنگھرو باندھنے کی ممانعت

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم رؤف ورحیم کی زوجہ فرماتی ہیں، میں نے رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے''جس گھر میں گنگھرو اور گھنٹے ہوں اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے نہ ہی فرشتے ان لوگوں کے ساتھ رہتے ہیں جو گھنٹے استعمال کرتے ہیں''۔(۷)

برے اشعار پڑھنے کی ممانعت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں''ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرج کے مقام (مدینہ منورہ سے تقریباً ایک سو کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے) سے گزر رہے تھے کہ ایک شاعر اشعار پڑھتے ہوئے سامنے آیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پکڑو اس شیطان کو (یا فرمایا روکو اس شیطان کو) پھر فرمایا (ایسے گندھے) اشعار منہ میں ڈالنے کی بجائے پیپ ڈالنا زیادہ بہتر ہے''۔(۸)

حوالہ جات

(۱) امشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۴۴۳، ترمذی جلد ص ۲۷۸۷، نسائی حدیث نمبر ۵۱۱۷، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۲۰۰، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۱۵۸، کنزل العمال حدیث نمبر ۱۷۳۳۷، مرقاۃ جلد ۸ ص ۲۸۶، (۲) شرح السنۃ جلد ۶ ص ۱۶۹، ابو داؤد حدیث نمبر ۴۰۵۷ (باختلاف الفاظ)، (۳) مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۴۵۱، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۲۰۸، ابو داؤد حدیث نمبر ۴۰۲۵، نسائی حدیث

بقیہ صفحہ 19 پر

خوشی کے موقع پر جائز امور (کام)

تحریر: علامہ منیر احمد یوسفی

مسئلہ: مردوں کو ایسی خوشبو لگانا جائز ہے جس کی خوشبو نمایاں ہو لیکن رنگ نمایاں نہ ہو جبکہ عورتوں کو ایسی خوشبو لگانی جائز ہے جس کا رنگ نمایاں ہو لیکن خوشبو نمایاں نہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا! ''مردوں کی خوشبو نمایاں ہو اور رنگ نمایاں نہ ہو عورتوں کو خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں ہو لیکن خوشبو نمایاں نہ ہو''۔(۱)

مسئلہ: فتنہ کا ڈر نہ ہو تو چھوٹی بچیاں خوشی کے موقع پر دف کے ساتھ ایسے اشعار پڑھ سکتی ہیں جو کفر و شرک، فسق و فجور، عورت کے حسن و جمال اور جنسی جذبات میں ہیجان پیدا کرنے والے نہ ہوں۔

مسئلہ: خواتین کیلئے سونے کا زیور اور ریشمی لباس پہننا جائز ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: ''سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لئے جائز کیا گیا ہے جب کہ مردوں کے لیے حرام ٹھہرایا گیا ہے''۔(۲)

مسئلہ: سفید بالوں میں مہندی اور وسمہ ملا کر لگانا جائز ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ نے فرمایا: ''بڑھاپے (کے سفید بالوں) کے بدلنے کے لیے مہندی اور وسمہ لگانا بہترین چیز ہے''۔(۳)

مسئلہ: بالوں میں جوڑا یا وِگ لانے پر لعنت کی گئی ہے۔

مسئلہ: اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم اور رسول کریم رؤف و رحیم ﷺ کی نافرمانی کے معاملے میں عورت پر شوہر کی اطاعت جائز نہیں۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: ''ایک انصاری عورت نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا اس کے سر کے بال (بیماری کی وجہ سے) گر چکے تھے وہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا'' میرے شوہر نے حکم دیا ہے کہ میں اپنی بیٹی کے بالوں میں جوڑ الگاؤں (سو کیا حکم ہے؟) آپ ﷺ نے ارشاد پاک فرمایا: ''ایسا نہ کرنا بالوں میں جوڑا لگانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے''۔

مسئلہ: ایسا تنگ لباس جس سے جسم کے حصے نمایاں ہوتے ہوں یا ایسا باریک لباس جس سے جسم نظر آئے، پہنے والی عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''جہنمیوں کی دو قسمیں ہیں، میں نے (ابھی تک) نہیں دیکھیں ان میں سے ایک وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیل کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے۔ دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو

شیطان سے بچنے کا ہتھیار



اقتباس از: غنیۃ الطالبین

شیطان کے ساتھ جنگ کے وقت سب سے بہترین چیز جو اس کے خلاف مدد کر سکتی اور شیطان کو دور کر سکتی ہے وہ کلمہ اخلاص اور اللہ عزوجل کو یاد کرنا ہے۔ جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

کلمہ توحید میرا قلعہ ہے۔ جس نے اسے پڑھا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو گیا اور جو بندہ میرے قلعے میں داخل ہوتا ہے وہ میرے عذاب سے بے خوف ہو جاتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے دل سے اخلاص کے ساتھ کلمہ توحید پڑھا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ سو شیطان عذاب کی وجہ سے اور جس وقت بندہ کلمہ توحید پڑھتا ہے اور اللہ عزوجل کے احکام بجالاتے ہوئے اس کے تقاضے پورے کرتا ہے تو شیطان اسے اس لباس میں دیکھ کر دور ہو جاتا ہے اور اس کے سامنے نہیں آتا اور اللہ عزوجل کا بندہ اس سے نجات حاصل کر لیتا ہے جس طرح لڑنے والا ڈھال کے ذریعے دشمن کے وار سے بچ نکلتا ہے اسی طرح کثرت کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنی چاہیے۔ حضور اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا کہ شیطان کے لیے ہلاکت ہو تو آپ نے فرمایا: اس طرح نہ کہو ایسے شیطان لعین کو بڑھائی حاصل ہوتی ہے۔ اس نے کہا تھا مجھے اپنی عزت کی قسم میں تجھ پر غالب آؤں گا ہاں مگر تم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو اس سے شیطان چھوٹا ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ ایک ذرے جتنا رہ جاتا ہے۔ ایسے ہی شیطان کے خلاف مدد کا ایک یہ بھی طریقہ ہے کہ اللہ عزوجل کے فضل کو چھوڑ کر دنیا کے بندوں اور اموال اور ان کی تعریف ان کے اجتماع ان کے تحائف کے ذریعے لالچ کو چھوڑ دیا جائے اس لیے کہ دنیا اور اس کے بیٹے شیطان کا مال نہیں اس کا لشکر اور اس کی جماعت ہیں اور انسان اپنے مال اور بادشاہ اپنے لشکر کے ساتھ ہوتا ہے۔ سو انسان کو چاہیے کہ ان تمام چیزوں کو چھوڑ کر اللہ عزوجل کے ساتھ لو لگا لے اسی پر بھروسہ رکھے اور اپنے کاموں اور حالات میں اسی کی طرف لوٹے، حرام او رشبہ والی چیز سے اجتناب کرے۔ مخلوق کے احسان کو ترک کر دے۔ دنیا کی جائز اور حلال چیزوں کو بھی بہت کم حاصل کر دے۔ لالچ کے ساتھ کھانا کھانا ترک کر دے اور رات کو لکڑیاں چننے والے کی طرح نہ ہو کہ وہ تحقیق سے کام نہیں لیتا۔ جو بندہ اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ اس کا کھانا پینا کہاں سے آئے گا اللہ عزوجل کو بھی اس بات کی پروا نہیں کہ اسے جہنم کے جس دروازے سے چاہے داخل کرے۔ بہر حال انسان کو پرہیز گاری اختیار کرنی چاہیے تا کہ شیطان اس سے مایوس ہو جائے۔ اللہ عزوجل کے رحم و کرم کے ساتھ محفوظ ہو جائے۔ اگر

بقیہ صفحہ 12 پر

خبردار، خبردار! ہوشیار

انتخاب: حافظ شفاعت علی سجاد

مشکلوں کے سامنے گھٹنے نہ ٹیک اے مردحق
غم نہ کر اس کا ابھی جو سامنے آیا نہیں

کافر اور فاجر عورتوں اور مردوں کی مشابہت اختیار کرنے سے بچو کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر اور مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے''

اور ہر اس بات سے بچو جس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ عضبناک ہوتے ہیں اور جس کے بارے میں حدیث شریف میں ممانعت آئی ہے۔ جیسے مردوں جیسا لباس پہننا یا اجنبی مردوں کے ساتھ خلا ملا کرنا یا غیر محرم کے ساتھ سفر کرنا یہ بات کہ عورت حیاو شرم کو بالائے طاق رکھ دے یا اپنی چادر یا برقع اتار پھینکے اور اور اپنے رب کو فراموش کردے۔

یہ سب شرمناک حرکتیں ہیں جو دل میں مایوسی اور تنگی پیدا کرتی ہیں اور دنیا اور آخرت میں تاریکی کا سبب بنتی ہیں۔ یہ باتیں ایسی ہیں جن میں عام طور پر خواتین مبتلا ہیں، الا ماشاء اللہ، وہ عورتیں ان برائیوں سے محفوظ ہیں جن پر اللہ عزوجل نے رحم فرمایا ہے۔

''خوبصورتی کے لیے ضروری ہے کہ تمہارے خیالات بھی خوبصورت ہوں''۔

احسان شناسی فرض ہے

بے محابا نفس کی تکذیب کر
نفس کی تصدیق ہے دل کا زیاں

خیزران ایک باندی تھی جس کو خلیفہ المہدی نے خریدا تھا۔ اس نے اس کو آزاد کردیا پھر اس سے شادی کی۔ اس نے اس کی خواہش کے مطابق اس کے دو بیٹوں کو اپنا ولی عہد مقرر کیا۔ لیکن ان سب کے باوجود اس عورت کا یہ حال تھا کہ جب کبھی شوہر سے ناراض ہوتی تو اس کے روبرو کہتی: ''میں نے تمہاری طرف سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔''

رمیکیہ بھی اسی طرح ایک باندی تھی جو بیچی اور خریدی گئی۔ اس کو اندلس کے بادشاہ معتمد بن عباد نے خریدا۔ اس نے اس کو آزاد کردیا اور اپنی ملکہ بنالیا۔ جب اس نے باندیوں کو مٹی سے کھیلتے دیکھا تو وہ اپنے ماضی کو یاد کرکے باندیوں کے ساتھ مٹی سے کھیلنے لگی۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک بڑی مقدار میں خوشبودار چیز تیار کی جائے جو مٹی کی شکل کی ہوتا کہ کمسن ملکہ اس سے کھیلے۔ اس کے باوجود محترمہ کا یہ حال تھا کہ جب وہ اپنے شوہر سے ناراض ہوتی تو کہتی:

''میں نے تمہاری طرف سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی''، معتمد مسکراتے ہوئے کہتا: یہاں تک کہ مٹی کے ایام بھی

نہیں؟......اس پر وہ شرم سے پانی پانی ہو جاتی۔

یہ نسوانی فطرت ہے ......الا ماشاء اللہ.....وہ بھول جاتی کہ ان کی کیا کیا ناز برداریاں ہوئی ہیں۔خصوصاً اسوقت جب شوہر سے کوئی کوتاہی یا بھول ہو جائے۔حدیث شریف میں آیا ہے:

’’اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو کہ میں نے تم میں سے اکثر کو جہنّم میں دیکھا ہے‘‘۔

عورتوں نے دریافت کیا: وہ کس لیے یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: تم لعنت کرنے میں جلد باز ہو، طعن کرنے میں پیش پیش رہتی ہو اور اپنے مہربان ساتھی کی ناشکری کرتی ہو۔(۱)

’’میں نے جہنّم کا مشاہدہ کیا تو اس میں عورتوں کی اکثریت تھی۔اس لیے کہ وہ اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان فراموشی ہوتی ہیں۔ان کا حال یہ ہے کہ اگر زندگی بھران کے ساتھ احسان کیا جائے اور تم سے کوئی بھول ہو جائے تو فوراً کہیں گی۔’’میں نے تمہاری طرف سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی‘‘۔(۲)

تو جب مرد عورت کی طبیعت سے واقف ہے تو نہ اس پر غصہ ہوتا ہے اور نہ تکلیف محسوس کرتا ہے اور نہ اس کے اعصاب پر اس کا اثر ہوتا ہے جب عورت اس کی ناشکری کرتی ہے یا دعویٰ کرتی ہے کہ اس نے کبھی اس کی طرف سے کوئی بھلائی نہیں دیکھی اگرچہ شوہر نے اس کے لیے بہت کچھ کیا ہو۔

’’عورت کی کامیابی کی علامت یہ ہے کہ لوگ اس کے لیے دعائیں کریں۔اس کا شوہر اس کی تعریف میں رطب اللسان رہے، اس کی پڑوسن اس سے محبّت کرے اور اس کی سہیلیاں اس کی عزت کریں۔

حوالہ جات

(۱) صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ علی الاقارب، حدیث: ۱۴۶۲، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان، حدیث: ۸۰، صحیح ابن حبان، حدیث: ۵۷۴۴(۲)

بقیہ سبز مرچ... من بھاتا کھاجا

سبز مرچ کے دیگر قیمتی فوائد درج ذیل ہیں

- چہرے سے جھریوں کا خاتمہ کرتی ہے۔
- پھیپھڑوں کے کینسر میں سبز مرچ کا استعمال مفید ہے۔
- ہڈیوں کو مضبوط اور توانا بناتی ہے۔
- اس کے استعمال کرنے والوں میں بڑھتی عمر کے اثرات دیر سے ظاہر ہوتے ہیں۔
- سبز مرچ کو کھانسی میں کھانا مفید ہے۔
- یہ سبزی افعال معدہ کو درست رکھتی ہے۔
- سبز مرچ کا استعمال آنکھوں اور بینائی کے لیے فائدہ مند ہے۔ہماری جلد کے لیے بھی مفید ہے۔
- سردی کے موسم میں ٹھنڈک سے بچاتی ہے۔شراب نوشی سے ہونیوالے برے اثرات کا خاتمہ کرتی ہے۔
- سبز مرچ ہمارے جسم کی فالتو چربی کم کر دیتی ہے جس سے ہمارے وزن میں کمی ہوتی ہے۔گویا اسے ہر ڈائٹنگ پلان کا حصہ ہونا چاہیے۔
- ہمارے جسم میں موجود ٹشو اسے کھانے سے بہتر طور پر کام کرتے ہیں۔

انوکھا پھل

جو آبِ حیات جیسی خصوصیات رکھتا ہے

شکیلہ عبدالرشید (ایم فل علوم اسلامیہ)

دنیا کے طول وعرض میں رنگ برنگ پھل ملتے ہیں۔ یہ شیریں پھل انسانوں کو تقویت اور راحت بخشتے ہیں۔ صبر جیسے میٹھے پھل سے بھی ہر کوئی واقف ہوگا۔ لیکن آج میں ہم وطنوں کو ایک ایسے پھل کے بارے میں بتا رہا ہوں جسے کھا کر انسان کبھی نہیں مرسکتا اور رہتی دنیا تک زندہ رہ سکتا ہے۔ یہ سچائی ایک مثال سے عیاں ہے۔

ایک دانا و بینا شخص نے حکمت و ہدایت کی خاطر بیان کیا کہ دنیا میں ایک عجیب وغریب ''درخت'' پایا جاتا ہے جو شخص اس درخت کا ''پھل'' ایک مرتبہ کھالے وہ ہمیشہ جوان وتوانا رہے گا اور کبھی اس پر موت طاری نہ ہوگی۔ ایک بادشاہ نے سنا تو جی میں آیا ''اگر اس درخت کا پھل مل جائے تو کیا کہنے'' چنانچہ اپنے مشیروں اور وزیروں سے ذکر کیا۔ سب نے ہاں میں ہاں ملائی ''جہاں پناہ اگر اس درخت کا پھل کھالیں تو رعیت ہمیشہ آپ کے زیر سایہ آباد اور خوش وخرم رہے گی''۔

بادشاہ نے ایک ہوشیار مشیر کو اس درخت اور پھل کی تلاش میں روانہ کر دیا۔ وہ بے چارہ مہینوں جنگل، جنگل، صحرا صحرا مارا مارا پھرتا رہا لیکن گوہر مقصود ہاتھ نہ آیا۔ جس کسی سے ایسے درخت اور پھل کا پتا پوچھتا وہ ہنسی اڑاتا ''میاں! سودائی ہوگئے ہو کیا؟ بھلا ایسا درخت اور پھل بھی ہوتا ہے کیا؟'' کسی نے اچھا مشورہ دیا'' میاں! کیوں در بدر خاک بسر ہوتے پھر رہے ہو؟ ٹھنڈے ٹھنڈے جدھر سے آئے ہو، ادھر کو لوٹ جاؤ!

وہ شخص اسی طرح کی نت نئی باتیں سنتا اور اپنی ہنسی اڑواتا رہا۔ لیکن تھا دھن کا پکا، ارادے میں خم نہ آنے دیا اور برابر کوہ ودشت کی خاک چھانے گیا۔ ایک برس بیت گیا، وہ اس علاقے کے گوشے گوشے، چپے چپے میں پھر چکا مگر بقائے دوام کے شجر کا کہیں نشان نہ ملا۔ تب مایوس ہو کر اپنے وطن واپس لوٹنے لگا۔ اس قدر محنت اور تکلیف اکارت جانے سے رنج وغم کی کوئی انتہا نہ تھی ۔

بد قسمتی پر آنسو بہاتا اور یہ سوچتا جا رہا تھا کہ بادشاہ کو کیا منہ دکھائے گا کہ یکا یک معلوم ہوا اس علاقے میں ایک آدمی رہائش پذیر ہے جو ولی اور قطب وقت کی حیثیت سے مشہور ہے۔ اس نے سوچا، اس شیخ عالی مرتبت کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی مشکل بیان کروں تو ممکن ہے کہ مایوسی راحت میں بدل جائے۔

یہ سوچ کر وہ چشم پرنم سے شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کی نورانی صورت دیکھتے ہی اپنے آپ پر اختیار نہ رہا۔ ضبط کا دامن ہاتھ سے نکل گیا اور روتا ہوا اس کے قدموں میں جا گرا اس قدر آنسو بہائے کہ شیخ کے پاؤں بھگودیے۔ شیخ نے اٹھا کر شفقت سے گلے لگایا اور پوچھا کیا بات ہے؟ اس قدر آشفتہ سری اور پریشانی کا سبب کیا ہے؟ تفصیل سے بیان کرو''۔

بادشاہ کے مشیر نے عرض کیا ''حضرت! کیا کہوں، جس

کام کے لیے ایک برس پہلے وطن سے نکلا تھا، وہ اب تک نہیں ہوا۔ اب سوچتا ہوں، واپس جا کر بادشاہ کو کیا جواب دوں گا۔ اس کے عتاب کا نشانہ بننے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ آپ میرے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھ پر رحم کرے۔ بادشاہ کے حکم سے بقائے دوام کے شجر کی تلاش میں یہاں آیا تھا۔ کہتے ہیں اس درخت کا پھل کوئی کھا لے تو حیات جاوداں مل جاتی ہے۔ میں نے اس جستجو میں ملک کا چپہ چپہ چھان مارا، مگر ناکامی اور مایوسی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔ مہربانی فرما کر میری مشکل سہل فرمادیں‘‘۔

یہ سن کر شیخ ہنس پڑا۔ پھر ارشاد فرمایا ’’سبحان اللہ! بھائی تو نے بھی سادہ لوح کی حد قائم کر دی۔ ارے اتنا وقت خوامخواہ ضائع کیا۔ پہلے ہی میرے پاس چلا آتا اور معلوم کر لیتا۔ اب گوش ہوش سے سن کہ وہ شجر ’’کتاب‘‘ ہے اور اس سے حاصل ہونے والا پھل ’’علم‘‘ ہے۔ تو اور تیرا بادشاہ جہالت کی وجہ سے ظاہری پھل اور درخت کا دھوکا کھا گئے جبکہ یہ درخت اور پھل تو باطنی ہیں۔

اس واقعے کہ علاوہ بھی دنیا میں ایسی بے شمار مثالیں موجود ہیں جس سے علم کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کتاب جیسا ’’درخت‘‘ اور ’’علم‘‘ جیسا پھل انشاءاللہ کبھی انسان کو مرنے نہیں دے گا اور ہمیشہ توانا رکھے گا۔ اگر چہ انسان ظاہری طور پر اس دنیا سے کوچ کر جائے لیکن اس کی کہی ہوئی باتیں، لکھی گئی کتابیں اور دیئے گئے لیکچر اسے ہمیشہ لوگوں کے دلوں میں زندہ رکھیں گے۔ لوگ مرنے کے بعد بھی اس کی جلائی ہوئی شمع ہدایت سے فیض یاب ہوں گے۔ علم ایک روشنی ہے۔ روشنی کو حاصل کرنے کے لیے ہر انسان کو دن رات سعی کرنی چاہیے۔



خطے کی معروف سبزی کے مفید فائدے

سبز مرچ...من بھاتا کھاجا

یہ سبزی پاک و ہند میں مزے لے لے کر کھائی جاتی ہے ۔ دو پہر کا کھانا ہو یارات کا دسترخوان پر اس کی موجودگی ضروری ہے ۔ بہت سے مرد و زن سبز مرچ کی چٹنی شوق سے کھاتے ہیں۔ یوں تو سبز مرچ دیکھنے میں بڑی بھلی اور خوبصورت نظر آتی ہے لیکن کھانے سے پتا چلتا ہے کہ اس کا ذائقہ کتنا تیز ہے لیکن ایک بات طے ہے کہ اگر اس کا استعمال کھانے کے وقت نہ کیا جائے تو کھانا بدذائقہ سامحسوس ہونے لگتا ہے۔

کم ہی لوگ جانتے ہیں کہ سبز مرچ پکی ہوئی مرچ نہیں ہوتی ۔ جب ناپختہ حالت میں اتار لی جائے تو وہ سبز مرچ کہلاتی ہے۔ پختہ مرچ کا رنگ عام طور پر سرخ ہوتا ہے۔ سبز مرچ ہر قسم کے کھانوں میں استعمال کی جاسکتی ہے چاہے دال، حلیم، سبزی اور گوشت ہو۔ یہ گھر بھر کی پسندیدہ سبزی ہے۔ اس میں وٹامن سی کی کافی مقدار پائی جاتی ہے۔ وٹامن سی ہماری جلد کے لیے بہت مفید ہے۔ اس کے باعث ہماری جلد تر و تازہ رہتی ہے۔

ایسے خواتین و حضرات جن کی جلد کو کسی وجہ سے نقصان پہنچ چکا ہے، وہ اپنی خوراک میں ایسے پھل اور سبزیاں استعمال کریں جن میں وٹامن سی کی مقدار زیادہ ہو۔ سبز مرچ بھی ایسی ہی ایک سبزی ہے جس میں وٹامن سی کی مقدار موجود ہے۔

سبز مرچ میں وٹامن اے بھی پایا جاتا ہے جو ہماری بینائی کے لیے بہترین ٹانک ہے۔ جن خواتین و حضرات کی نظر کمزور ہو، انہیں ایسی سبزیاں اور پھل استعمال کرنی چاہیں جن میں وٹامن اے کی مقدار زیادہ ہو۔

اس کے علاوہ سبز مرچ میں بی چھ، تانبا، پوٹاشیم، فولاد، کاربوہائیڈریٹ اور پروٹین بھی پائی جاتی ہے۔ سبز مرچ میں پائے جانے والے تمام اجزاء ہماری صحت کی ضمانت ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم اس سبزی میں پائے جانے والے قدرتی اجزا سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور اسے اپنے روزمرہ کے کھانوں میں استعمال کریں۔

سبز مرچ انسانی جسم میں پہنچ کر ہمارا مدافعتی نظام مضبوط بناتی ہے۔ اگر اسے سلاد کے طور پر استعمال میں لایا جائے تو یہ نظام ہاضمہ کو بہتر بناتی ہے۔ سبز مرچوں کو کبھی ہاتھ میں پکڑ کر نہ کاٹیں بلکہ ماربل یا لکڑی کے تختے پر رکھ کر کاٹی جائیں۔ اس طرح خصوصاً خواتین سبز مرچ کاٹنے سے جنم لینے والی جلن سے بچ سکتی ہیں۔

ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ ہری مرچ کھانے سے آپ کا موڈ خوشگوار رہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہری مرچ کھانے سے ہمارا جسم اینڈ وفین ہارمون بڑی تعداد میں خارج کرتا ہے۔ یہ ہارمون ہمارے دماغ تک جاتا ہے اس کی وجہ سے ہی آپ کا موڈ اچھا رہتا ہے۔

بقیہ صفحہ 26 پر

گھریلو ٹوٹکے

سارا فہیم

کچی گوبھی کے فوائد



کچی گوبھی کھانا مفید اور شوگر کے مریضوں کے لیے مفید تر ہے جس وقت کھانا مقصود ہو اسی وقت کاٹیں اور کاٹنے سے پہلے ہی دھولیں تاکہ اس کے وٹامن ضائع نہ ہوں۔اس کے علاوہ کچی گوبھی خون کی خرابی سے پیدا ہونے والے امراض سے بھی محفوظ رکھتی ہیں۔

سانس کی بدبو بھگائیں

موسم کے مطابق ہرا یا سوکھا دھنیا دن میں چار سے پانچ مرتبہ چبائیں اس سے سانس کی بدبو ختم ہوجائے گی۔

قبض کیسے دور کی جائے؟

انجیر کو گرم دودھ میں ڈال کر کھائیں اور دودھ پی لیں تو قبض سے چھٹکارا حاصل ہوجائے گا۔

بیوٹی ٹپس

فیضان آمنہ

خدا جب حسن دیتا ہے نزاکت آہی جاتی ہے

خوبصورتی اک تو خدا عطا کرتا ہے اور دوسرا ہم اس کو برقرار رکھنے کیلئے نت نئے نسخے اور طریقے آزماتے ہیں۔اور یہ میرے نزدیک ایک خوش عین بات ہے کیونکہ خوبصورت ہے وہ ذات اور خوبصورتی کو پسند بھی کرتی ہیں۔چہرہ جتنا بارونق وکھلا ہوا ہوگا اتنا ہی وہ جاذب نظر اور خوبصورت نظر آئے گا۔آج اپنی پیاری بہنوں کے لیے چمکدار چہرے کے لیے کچھ گھریلو ٹوٹکے:

کیل،مہاسے اور چھائیوں سے حفاظت:

شہد قدرت کی بیش بہا نعمت ہے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا:''جس شخص نے صبح کے وقت شہد استعمال کیا اس کو کبھی کوئی بیماری نہیں آئی'' کیل مہاسے اور چھائیاں دور کرنے کیلئے تین چمچ شہد اور ایک دار چینی کا سفوف ملا کر پیسٹ بنالیں۔سونے سے پہلے اس پیسٹ کو چہرے پر اچھی طرح لگائیں۔صبح اٹھ کر اچھی طرح سے گرم پانی سے دھولیں۔دو ہفتے استعمال کریں۔اس سے آپ کے چہرے سے کیل،مہاسے اور چھائیاں بالکل ختم ہوجائیں گے۔

مہاسوں کے لیے

ملتانی مٹی ایک چمچ ابٹن ایک چمچ لیموں چند قطرے

ترکیب:

ان تمام اشیاء کو مکس کر کے ماسک بنالیں اور پھر اچھی طرح پورے چہرے پہ لگائیں۔بیس منٹ تک لگا رہنے دیں اور پھر اچھی طرح دھولیں۔اس کے روزانہ استعمال سے نہ صرف مہاسے ختم ہوں گے بلکہ ان کے نشانات بھی ختم ہوجائیں گے۔

روحانی اور جسمانی علاج

اوچ شریف سے ملا شوگر کا کامیاب علاج

آج سے کچھ عرصہ قبل ذیابیطس (شوگر) کے علاج کے طور پر ایک نسخہ اوچ شریف سے ایک ساتھی نے دیا جو درج ذیل ہے: ھوالشافی: گڑمار، جامن گٹھلی، پہاڑی کریلا، کڑوے جو تمام ایک ایک چھٹانک، سناء مکی، پودینہ اور کلونجی تمام آدھ چھٹانک ان تمام ادویات کو کوٹ کر سفوف بنا کر کیپسول میں بھر لیں۔ اس کے علاوہ نو عدد بادام کی گریاں، اکیس عدد کالی مرچ کو چبا کر کھائیں اور ساتھ درج بالا کیپسول ہمراہ پانی استعمال کریں۔ ان شاء اللہ صرف پچاس دنوں میں لبلبہ خوب کام کرے گا اور شوگر بالکل ختم ہو جائے گی۔

ساری چھپکلیاں اکٹھی ہوئیں اور نظروں سے غائب

موذی جانوروں اور حشرات کو بھگانے کے لیے سورہ ماعون پڑھی جائے۔ میں گرمیوں کی چھٹیوں میں اپنی خالہ کے گھر گئی، وہاں صحن میں بے شمار چھپکلیاں موجود تھیں، حتی کہ کھانا پکانا مشکل تھا، ان کی وجہ سے تمام گھر والے بہت پریشان تھے۔ بچے ڈرتے کچن میں نہ جاتے تھے۔ میں نے بس ایک ہی دن بلند آواز میں سات بار سورہ ماعون پڑھی اور جب میں پڑھ رہی تھی تو وہ ساری چھپکلیاں اکٹھی ہونا شروع ہو گئیں پھر آہستہ آہستہ تھوڑی دیر بعد وہ نظروں سے یک دم اوجھل ہو گئیں۔ اس کے بعد دوبارہ کبھی ان کی وجہ سے پریشانی نہ ہوئی۔

شوگر اب نارمل ہے

جنگلی املی تین حصہ اور کوڑتمہ ایک حصہ ملا کر سفوف بنا کر صبح شام ایک چمچ چائے والا پانی کے ساتھ استعمال کرنے سے شوگر لیول کنٹرول رہتا ہے۔

لڑائی جھگڑا ختم، برکت اور سکون پائیے

گھر میں آنے پر روزانہ سورۂ یٰسین تین مرتبہ، سورۃ مزمل سات مرتبہ، سورۃ فاتحہ سات مرتبہ چاروں قل تین مرتبہ، آیۃ الکرسی تین مرتبہ اور آیت کریمہ گیارہ مرتبہ۔ اس عمل کی برکت سے گھر میں سکون رہے گا اور لڑائی جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔ صرف چالیس دن پابندی سے یہ عمل کریں۔

ایک ماہ میں شرطیہ عینک توڑ ٹوٹکہ

جس کی نظر کمزور ہو اس کو چاہیے کہ رات کو سونے سے پہلے ایک گلاس نیم گرم دودھ کے ساتھ چار عدد کھجوریں کھالے، یہ ٹوٹکہ کم از کم ایک ماہ استعمال کرے۔ شرطیہ بات ہے، عینک کا نمبر کم ہو جاتا ہے۔

ہر مشکل کا حل آزمودہ ختم شریف

جب بھی کوئی مشکل پیش آئے یا ایسی کوئی پریشانی ہو جو حل نہ ہوتی ہو تو سات لڑکیاں بیٹھ کر سورۃ بقرہ پڑھیں۔ ہر لڑکی ایک دفعہ پڑھے تو ٹوٹل سات مرتبہ پڑھی جائے گی۔ درمیان میں بولنا نہیں ہے۔ انشاء اللہ مشکل ضرور حل ہو جائے گی۔



نور فاطمہ



میدہ	آدھا کلو	چینی	آدھا کلو
انڈہ	1 عدد	سوکھا دودھ	2 بڑے چمچ
خمیر	1 بڑا چمچ	تیل	فرائی کرنے کے لیے
دودھ (نیم گرم)	گوندھنے کے لیے		
چاکلیٹ سیرپ	گارنشنگ کے لیے		

ترکیب

میدہ میں چینی، انڈا، خمیر، سوکھا دودھ ڈال کر نیم گرم دودھ سے گوندھ لیں۔ اچھی طرح گوندھ کر آدھا گھنٹہ کے لیے ڈھک کر گرم جگہ پر رکھ دیں۔ آدھے گھنٹے بعد جب ڈو پھول جائے تو دوبارہ گوندکر ڈونٹ کی شیپ دیں۔15 منٹ کے لیے دوبارہ گرم جگہ پر رکھیں۔ اور پھر فرائی کر لیں۔ جب گولڈن براؤن ہو جائیں تو ٹشو پیپر پر نکالیں۔ پھر اوپر چاکلیٹ سیرپ ڈال کر سرو کریں۔



ماں قدرت کی تصویر ہے

آمنہ سلطانہ حافظ شہباز

ایک انمول موتی... خوشبو کا جھونکا... سایہ دار شجر... ایسی ہے میری ماں ... خدا کا تحفہ ہے... حسین سپنا ہے... بہتا پانی ہے... جس کا کوئی نہیں ثانی ہے... ایسی ہے میری ماں... میری تقدیر ہے... قدرت کی تصویر ہے... جس کے پاؤں میں رشتوں کی زنجیر ہے... میرے خوابوں کی تعبیر ہے... ایسی ہے میری ماں... میری عبادت ہے ... میری سعادت ہے... یہ سراپہ سخاوت ہے... اس کے دم سے راحت ہے... ایسی ہے میری ماں... یہ مکاں کو گھر بناتی ہے... اپنی مسکراہٹ سے سجاتی ہے... ایسی ہے میری ماں... کتنی انمول ہوتی ہے ماں... سب کا خیال رکھتی ہے ماں... دھوپ میں چھاؤں دیتی ہے ماں... ٹھنڈی ہوا دیتی ہے ماں... زندگی جنت بناتی ہے ماں ... میری زندگی ہے ماں... میری عمدگی ہے ماں... میری راحت ہے ماں... میری چاہت ہے ماں... میرے جینے کی وجہ ہے ماں... میری خوشیوں کی چابی ہے ماں... اس کا مول کوئی نہیں... اس جیسا انمول کوئی نہیں... کتنی انمول ہوتی ہے ماں... ماں ایک عظیم نعمت ہے ... جو بس قسمت سے ملی ہے... دنیا کی ٹھنڈک ہے... آخرت کی جنت ہے... دنیا قربان اس ماں کے نام... میری حقیقت بھی اس ماں کے نام... ماں کی دعا زندگی بدل دیتی ہے... اس کی مسکراہٹ سے میری زندگی سنور جاتی ہے.... اس کی آواز عرش ہلا دیتی ہے... ماں ایک عظیم نعمت ہے... جو بس قسمت سے ملی ہے۔